REGD No P 67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

ہفت روزہ

قادیان

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی
۳ - ۵۰ روپے
ممالک غیر
۷ - ۵۰ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

ایڈیٹر:
محمد حفیظ بقاپوری

جلد ۸ | ۵ نبوت ۱۳۳۸ ہش | ۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۹ھ مطابق ۵ نومبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۴۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مکرم مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ

"حضرت اقدس کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے البتہ بیماری کے بعض اثرات ابھی تک دور نہیں ہوئے۔ احباب جماعت اپنے محبوب امام کی صحت کاملہ عاجلہ و درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۲ نومبر مکرم مولوی عبد الکریم صاحب جو ربوہ کے اجتماع خدام الاحمدیہ میں شرکت کی غرض سے انگلستان سے خشکی کے راستے اپنی موٹر کار پر تشریف لا رہے تھے مورخہ ۳۰ اکتوبر بعد نماز جمعہ مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے قادیان پہنچے۔ مورخہ یکم نومبر کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں آپ نے اپنے سفر کے دلچسپ حالات سنائے اور خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے بعض چشمدید کوائف پر روشنی ڈالی۔ آج صبح سوا آٹھ بجے موصوف اپنی کار پر ہی واپس پاکستان تشریف لے گئے۔

قادیان ۳ نومبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال تا حال پاکستان تشریف فرما ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو خیریت سے رکھے اور بسلامت واپس لائے۔ آمین۔

راٹھ ضلع ہمیرپور اور پنواڑی میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

کامیاب جلسے

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن کلکتہ

پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ راٹھ ضلع ہمیرپور (یوپی) کی طرف سے خاکسار کو بذریعہ تار راٹھ پہنچنے کی اطلاع ملی۔ چنانچہ تار ملنے پر کلکتہ میں بعض دوستوں سے مشورہ کے بعد خاکسار راٹھ کے لئے روانہ ہوا اور ۱۵ ستمبر کو راٹھ پہنچ گیا۔ وہاں پہنچنے پر یہ معلوم ہوا کہ یہاں کے غیر احمدیوں کی طرف سے ہر سال ہم کو دعوت دی جاتی تھی کہ اپنے کسی عالم کو بھی عید میلاد النبیؐ کے جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے بلائیں۔ امسال بھی یہاں کے بعض احباب نے خاص طور پر اصرار کیا اسلئے آپ کو تار دے کر بلایا گیا ہے۔ لیکن جب مسلمانانِ راٹھ کو میرے ہاں پہنچنے کی اطلاع ملی تو ان میں سے اکثر نے اپنے وعدوں کو بالائے طاق رکھ کر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ میں میری تقریر کی مخالفت کی۔ چند لوگوں نے یہ کوشش کی کہ جب احمدی دوستوں نے اتنی دور سے اپنے ایک عالم کو بلایا ہے تو انہیں ضرور تقریر کا موقعہ ملنا چاہیئے لیکن نقار خانے میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے ان چند گنتی کے لوگوں کی بات کی کوئی پرواہ نہ کی گئی اور جلسہ میں تقریر کی اجازت نہ دی گئی بلکہ بعض نوجوانوں نے تو اپنے اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ کہاں ہے قادیانی مبلغ اگر وہ سٹیج پر آیا تو اسے ہم تقریر نہیں کرنے دیں گے۔ غرضیکہ جس جگہ کے دوست سالہا سال سے احمدی مبلغ کو اپنے جلسہ سیرت النبی میں تقریر کرنے کے لئے دعوت دے رہے تھے جب مبلغ ان کی دعوت پر وہاں پہنچا تو صاف انکار کر دیا گیا اور یہ بہانہ بنایا گیا کہ احمدی مبلغ سیرت کے بہانے سے اپنے عقائد پیش کرے گا۔

اس لئے اجازت نہیں دی جا سکتی جماعت احمدیہ راٹھ کے غیور احمدیوں نے یہ دیکھ کر کہ غیر احمدیوں نے اپنے وعدوں کو بالائے طاق رکھ دیا ہے اور ہمارے مبلغ کو جلسہ میں تقریر کرنے کا موقعہ نہیں دیا یہ فیصلہ کیا کہ ہم اپنی طرف سے سیرت کے جلسے کا اہتمام کریں گے اور یہ جلسہ عام ہوگا جس میں راٹھ کے ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے کو دعوت عام ہوگی۔ چنانچہ مورخہ ۱۶ ستمبر کو تحصیل کے سامنے والے وسیع میدان

میں جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سارے شہر میں منادی کی گئی۔ اور بعد نماز مغرب اس جلسے کا انعقاد ہوا۔ جس میں خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹہ تک سیرت رسول پاک کے موضوع پر تقریر کی۔ چونکہ مخالفین نے یہ پراپیگنڈہ کیا تھا کہ احمدی تبلیغ سیرت کا بہانہ بنا کر اپنے عقاید کو بیان کرنا چاہتے ہیں۔ اسلئے اس جلسہ میں صرف سیرت پاک کے موضوع پر ہی تقریر کی گئی۔ تقریر کے ابتداء میں خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں بائیبل اور کلکی پران مصنفہ وید ویاس جی مہاراج کی پیشگوئیاں بیان کرتے ہوئے اہالیانِ مکہ کی اس حالت کا نقشہ بتایا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور بعض لوگوں کا کہنا تھا کہ راٹھ کے جلسہ میں اتنی بڑی تعداد میں لوگ کبھی شامل نہیں ہوئے سو الحمد للہ مسلمانوں نے تو اپنی تنگ دلی کی وجہ

سے ایک محدود جلسہ میں تقریر کی اجازت نہ دی۔ لیکن خدا کو منظور تھا کہ ایک بہت بڑے مجمع تک یہ پیغام پہنچے اسلئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ راٹھ کو ایک کامیاب جلسہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ جلسے میں لاؤڈ سپیکر کا بہت اچھا انتظام تھا۔ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے اس جلسہ کے بہترین نتائج برآمد فرمائے۔ اور جن دوستوں نے اس جلسہ کی کامیابی کے لئے دن اور رات کوشش کی انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

پنواڑی میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

راٹھ سے قریباً ۱۴ میل کی دوری پر ایک موضع پنواڑی ہے اس میں بھی غیر احمدی احباب نے سیرت کے جلسہ کا پروگرام مرتب کیا ہوا تھا۔ اور وہاں کے ایک دوست نے خصوصیت کے ساتھ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ راٹھ کو دعوت دے رکھی تھی کہ اگر آپ کے عالم آ جائیں تو راٹھ میں ان کی تقریر کا انتظام ہو یا نہ ہو ہمارے ہاں انہیں ضرور بھیج دیجئے گا۔ چنانچہ اس دعوت کے موافق مورخہ ۱۶ ستمبر کو بوقت مغرب خاکسار اور عزیزم انوار محمد صاحب بذریعہ موٹر سائیکل پنواڑی کے لئے روانہ ہوئے۔ ہمارے وہاں پہنچنے پر بھی بعض شر پسند لوگوں نے کوشش کی کہ میری تقریر نہ ہو۔ لیکن جس دوست نے ہمیں مدعو کر رکھا تھا وہ وہاں صاحب اثر تھے انہوں نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا۔ کسی اور کی تقریر ہو یا نہ ہو ان کی تقریر ضرور ہوگی۔ چنانچہ خاکسار نے وہاں بھی اسوۂ رسول پر ایک گھنٹہ تقریر کی اور حضور کے اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے کئی ایک اہم واقعات بیان کئے اور آخر میں مسلمانان پنواڑی کو توجہ دلائی کہ وہ ان اخلاق کو اپنے اندر پیدا کریں کیونکہ سیرت کے جلسوں کی اہم غرض یہ ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پاک پر عمل پیرا ہوں۔

راٹھ میں تبلیغی جلسہ

خاکسار کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعت احمدیہ راٹھ نے فیصلہ کیا کہ ایک تبلیغی جلسہ بھی کیا جائے جس میں جماعت احمدیہ کے عقائد (باقی صلا پر)

جناب ادھاناتھ رتھ وزیر ترقیات صوبہ اڑیسہ کا خط بنام

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

نوٹ:- جناب وزیر صاحب موصوف گذشتہ دنوں علیل تھے محترم صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے انکی خدمت میں بیماری اور خیریت معلوم کرنے کے لئے ایک مکتوب لکھا جس کا جو جواب موصوف نے بھجوایا اُس کا اردو ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ جب اڑیسہ کے تبلیغی دورہ پر تشریف لے گئے تو وزیر صاحب موصوف سے تعارف حاصل ہوا۔

از شری رادھاناتھ رتھ - نیو کیپیٹل وزیر ترقیات - اڑیسہ
مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۹ء

میرے دوست۔

میں آپ کے خط مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۵۹ء کا جس میں آپ نے میری بیماری پر دعا و برکت کا اظہار فرمایا بہت شکر گذار ہوں۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور آپ جیسے احباب کی دعاؤں کی برکت سے میں اب بالکل شفایاب ہو گیا ہوں اور اپنے مرکز بھوبھانیشور میں واپس آ گیا ہوں میں آپ کی پُر محبت شخصیت کو ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ اور مجھے یقین ہے کہ آپ کی جدوجہد سے مذہبی اور اخلاقی طاقتیں لوگوں کی توجہ کو زیادہ سے زیادہ منعطف کر سکیں گی۔ اور قومی اتحاد و اتفاق کو معنوی طور پر حاصل ہوگی۔ امید ہے کہ آپ کی صحت اچھی ہوگی۔

زیادہ آداب
آپکا مخلص
آر۔ این۔ رتھ

بخدمت مرزا وسیم احمد صاحب
ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

خدائی وعدوں پر یقین رکھو اور اُس دن کو دُور نہ سمجھو

جبکہ

ساری دنیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو گی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا خدام الاحمدیہ سے روح پرور خطاب

۲۴ر اکتوبر کا دن جماعت احمدیہ کے لئے اس سال کا نہایت ہی مبارک دن تھا۔ کیونکہ اس دن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی متعنا اللہ بطول حیاتہٗ طویل مدت کے بعد (جبکہ حضور علالت طبع کے باعث تشریف نہ لا سکے) پہلی مرتبہ اپنے خدام کے درمیان رونق افروز ہوئے انہیں اپنے دیدار سے مشرف کیا اور اپنے زندگی بخش اور روح پرور خطاب سے نوازا۔ الحمد للہ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ خدام الاحمدیہ کے اٹھارویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مورخہ ۲۳ر اکتوبر کو بعد نماز عصر اجتماع میں تشریف لائے تھے۔ اور حضور نے کار میں بیٹھ کر مقام اجتماع کا چکر لگایا تھا۔ مورخہ ۲۴ر اکتوبر کو جونہی خدام کو علم ہوا کہ حضور آج بھی تشریف لا رہے ہیں۔ تو وہ حضور کے دیدار سے مشرف ہونے کے لئے سراپا انتظار بن گئے۔ اور بے تابی کے ساتھ ان راستوں کی طرف دوڑنے لگے۔ جہاں سے حضور کی کار نے گزرنا تھا۔ لیکن ان کی خوشی اور شادمانی کی انتہا نہ رہی۔ جبکہ حضور کی کار سٹیج کے قریب آ کر رک گئی۔ اور بالکل غیر متوقع طور پر حضور اپنے خدام سے خطاب فرمانے کے لئے سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ تقریباً آٹھ ماہ کے طویل اور صبر آزما عرصہ کے بعد یہ پہلا موقعہ تھا کہ حضور تقریر فرمانے کے لئے تشریف لائے۔ حضور کی یہ تقریر جس میں حضور نے خدام سے ان کا نیا عہد بھی دہرایا ایک گھنٹہ دس منٹ تک جاری رہی۔ تقریر کے دوران حاضرین مجلس پر رقت اور سوز و گداز کی ایک خاص کیفیت طاری رہی۔ جس نے اختتامی دعا کے موقعہ پر بے اختیار آہ و بکا اور چیخ و پکار کی صورت اختیار کر لی۔ کوئی آنکھ نہ تھی جو آنسو نہ بہا رہی ہو۔ اور کوئی دل نہ تھا جو درد و الحاح کے ساتھ اسلام کی سربلندی اور حضور اطال اللہ بقاءہٗ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا میں مصروف نہ ہو۔ حضور نے اپنی تقریر میں اپنا وہ پیغام بھی پڑھا جو ۲۳ر اکتوبر کو محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد نے پڑھ کر سنایا تھا۔ اور اس کی مزید تشریح کے طور پر چند دیگر زریں اور قیمتی نصائح بھی ارشاد فرمائیں۔ حضور کی ان نصائح کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

حضور نے فرمایا:۔

خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ وہ تمہیں بڑھائے گا۔ ترقی دے گا۔ اور تمہارے ذریعہ اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کرے گا۔ یاد رکھو کہ خدا کا وعدہ کبھی جھوٹا نہیں ہوا خواہ ساری دنیا اکٹھی ہو کر زور لگائے۔ پھر بھی خدا کی بات پوری ہو گی اور ضرور ہو گی۔ پس خدائی وعدہ پر یقین رکھو۔ اور اس دن کو دور نہ سمجھو جبکہ ساری دنیا اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی لیکن اس کے لئے ضرورت ہے اخلاص کی۔ ضرورت ہے تقویٰ کی۔ ایسا اخلاص اور ایسا تقویٰ جس کے بعد تمہاری ہر حرکت و سکون خدا کے لئے ہو جائے۔ اگر تم ایسا اخلاص اور ایسا تقویٰ پیدا کر لو گے۔ تو تمہاری زبان تمہاری زبان نہیں بلکہ خدا کی زبان بن جائے گی۔ تمہارے ہاتھ تمہارے ہاتھ نہیں بلکہ خدا کے ہاتھ ہو جائیں گے۔ اگر تم پر کوئی حملہ کرے گا تو تمہاری بجائے خدا اس حملہ کا جواب دے گا۔ اور جس کی طرف تم آنکھ اُٹھاؤ گے خدا تم سے بھی پہلے اپنی آنکھ ادھر اُٹھائے گا۔ پس اصل ضرورت یہ ہے کہ تم اپنے اندر اتنی تبدیلی پیدا کرو۔ کہ تمہارا ہر قدم خدا تعالےٰ کی منشاء کے ماتحت اور اس کی متابعت میں اُٹھے۔ تب تمہارا ہر فعل خدا کا فعل بن جائے گا۔ اور تم یہ محسوس کرو گے کہ تم اب خدا کی گود میں ہو۔ اور وہی ہر وقت تمہاری حفاظت کر رہا ہے۔

حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی ہے۔ کہ

"پھیر دے میری طرف اے سارباں جگ کی مہار"

جماعت کو بھی چاہیئے کہ وہ یہ دعا کرتی رہے۔ اور ساتھ ہی اس کے لئے کوشش اور جد و جہد کو بھی نسلاً بعد نسلٍ جاری رکھے۔ دراصل قلوب میں تبدیلی پیدا کرنا اللہ تعالےٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے ہمیں اسی سے یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ الٰہی! دنیا کے دل اسلام اور احمدیت کی طرف پھیر دے۔ تا جس طرح مسیح محمدی کی جماعت بھی ہر لحاظ سے مسیح ناصری کی جماعت سے بہت زیادہ ترقی کر جائے۔

حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے کہ

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

علم تعبیر کی رو سے کپڑوں سے مراد جماعت بھی ہوتی ہے اس لئے اس الہام کا یہ بھی مطلب ہے کہ ایک وقت آنے والا ہے جبکہ دنیا کے بادشاہ اور حکمران مسیح موعود کی جماعت سے بھی برکت حاصل کرنا اپنے لئے فخر کا موجب سمجھیں گے۔ بے شک آج تمہاری کوئی اہمیت اور قدر نہیں۔ لیکن اگر تم اپنے اخلاص کے مقام کو قائم رکھو گے تو یہ الہام تمہارے ذریعہ سے اور تمہاری آئندہ نسلوں کے ذریعہ سے ضرور پورا ہوتا رہے گا۔ (ان شاء اللہ) اگر محمود غزنوی کو جو محض ایک دنیوی بادشاہ تھا اللہ تعالیٰ کامیابی اور برکت دے سکتا ہے تو یقیناً محمود قادیانی جو تمہیں روحانی بادشاہت کی طرف بلاتا ہے اس سے بہت زیادہ برکت والا ہے۔ اس کے ذریعہ خدا تمہیں بھی بہت برکت دے گا۔ اور پھر تمہارے ذریعہ خدا تعالےٰ اسلام کا جھنڈا دنیا میں بلند رکھے گا۔ دراصل ساری برکت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی ہے اسی سے مسیح موعود نے برکت لی۔ اور پھر مسیح موعود کے ذریعہ ان کے متبعین نے بھی برکت پائی۔

حضور نے فرمایا۔ اس وقت دنیا میں عیسائیوں کے لاکھوں مبلغ کام کر رہے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ہمارے مبلغوں کی تعداد اتنی حقیر ہے۔ کہ اسے ان کے ساتھ کوئی نسبت ہی نہیں۔ ان حالات میں اگر ہمیں کامیابی ہو سکتی ہے۔ تو محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے اور دعاؤں کی برکت سے ہی ہو سکتی ہے۔ پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ علاوہ کوشش اور توکل الی اللہ کے دن رات دعاؤں میں لگے رہیں۔ کہ الٰہی ہم تیرے کمزور اور حقیر بندے ہیں تو ہی ہماری کوشش میں برکت دے۔ تا کہ قیامت کے دن جب ہم اللہ تعالےٰ کے حضور حاضر ہوں۔ تو ہمیں شرمندگی اور خفت نہ اٹھانی پڑے۔ بلکہ ہمارا سر فخر کے ساتھ اونچا ہو۔

(الفضل ۵۹/۱۱/۱)

بقیہ صفحہ اوّل

کو وضاحت کے ساتھ پیش کیا جاتے۔ چنانچہ مورخہ ۲۴ر ستمبر کو بعد نماز عشاء ایک تبلیغی جلسہ کے انعقاد کا اعلان کیا گیا۔ اور حسب اعلان یہ جلسہ پریذیڈنٹ صاحب کے اس مکان پر جو ابھی زیر تعمیر ہے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد خاکسار نے عقائد جماعت احمدیہ پر قریباً ڈیڑھ گھنٹے روشنی ڈالی۔ ابتداء میں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی، فارسی اور اردو اشعار پڑھ کر حاضرین کی توجہ اس طرف مبذول کی کہ یہ پراپیگنڈہ قطعاً غلط ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب آقائے نامدار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا پیشوا تسلیم نہیں کرتے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ حضور نے جو کچھ حاصل کیا آنحضرت ؐ کے طفیل ہی اور حضور کی شاگردی کی وجہ سے حاصل کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے اس امر کی وضاحت کی کہ احمدی نماز۔ روزہ، حج، زکوٰۃ رسول کریم ؐ۔ قرآن مجید اور قبلہ کے لحاظ سے متفق ہیں۔ ہاں چند امور میں اختلاف ہے۔ اور یہ اختلاف ہمارا قرآن مجید کی بنا پر ہے۔ اور ہم اپنے ان عقائد کی سچائی پر قرآن مجید، احادیث اور اقوال آئمہ سے بیسیوں دلائل پیش کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد خاکسار نے وفات مسیح اجرائے نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تفصیلی بحث کی اور آخر میں اس امر پر بھی روشنی ڈالی کہ جملہ مقدس کتابیں ایک روحانی انسان کی منتظر ہیں۔ اور اس کی آمد کی جو علامات ان کتب میں بیان کی گئی ہیں وہ پوری ہو چکی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ وہ روحانی انسان بھی ظاہر ہو چکا ہو اور ہمارے نزدیک وہ انسان جو اس زمانہ کا اوتار اور نبی اور مامور ہے وہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جو سرزمین قادیان میں ان مقدس کتابوں کی پیشگوئیوں کے مطابق ظاہر ہو چکے ہیں۔ اس جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا اور یہ جلسہ بخیر و خوبی رات کے قریب بارہ بجے اختتام پذیر ہوا۔

درخواست دعا

محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کی صاحبزادی عزیزہ بدالنسار اعصابی عوارض سے بہت بیمار ہیں اور سرکاری ہاسپٹل میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت ان کی شفایابی کے لئے دردمندانہ دعا فرماویں۔

خدام الاحمدیہ کے نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام

قومی حیات کے قیام اور استحکام کیلئے ضروری ہے کہ تم نسلاً بعد نسلٍ اسلام کے جھنڈے کو دنیا میں بلند کرنے کی جد وجہد کو جاری رکھو

خدا تعالیٰ پر توکل رکھو دعاؤں میں لگے رہو اور نظامِ خلافت سے اپنے آپ کو پورے اخلاص کے ساتھ وابستہ رکھو

اگر تم ایسا کرو گے تو خدا تعالیٰ غیب سے تمہاری مدد کریگا تمہاری تمام مشکلات کو دور کر دیگا اور تمہارے ذریعہ اپنے وجود کو دنیا میں ظاہر کرے گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کے اٹھارویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر جو نہایت ایمان افروز اور روح پرور پیغام دیا۔ وہ ذیل میں ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے۔ اس حقیقی پیغام میں وہ عہد بھی شامل ہے جو حضور نے اس موقعہ پر خدام سے لیا۔ اور جس میں حضور نے نسلاً بعد نسلٍ اسلام کے جھنڈے کو بلند کرنے اور نظام خلافت کے استحکام کے لئے جد وجہد جاری رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ یہ تاریخی پیغام مورخہ ۲۳ اکتوبر کو خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے افتتاحی اجلاس میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے پڑھ کر سنایا اور پھر اگلے روز ۲۴ اکتوبر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنفس نفیس مقام اجتماع میں تشریف لاکر خود یہ پیغام پڑھا۔ اور اس میں درج شدہ تاریخی عہد دو بار خدام سے دہرایا۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ـ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هُوَ النَّاصِرُ

خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں کو میں اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ انسان دنیا میں پیدا بھی ہوتے ہیں اور مرتے بھی ہیں لیکن قومیں اگر چاہیں تو وہ ہمیشہ کے لئے زندہ رہ سکتی ہیں۔ پس تمہیں اپنی قومی حیات کے قیام اور استحکام کے لئے ہمیشہ کوشش کرنی چاہیئے اور نسلاً بعد نسلٍ اور احمدیت کو پھیلانے کی جد وجہد کرتے چلے جانا چاہیئے اگر مسیح موسوی کے پیرو آج ساری دنیا میں پھیل گئے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ مسیح محمدیؐ جو اپنی تمام شان میں مسیح موسوی سے افضل ہے اسکی جماعت ساری دنیا میں نہ پھیل جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو اس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا بھی کی ہے اور فرمایا ہے کہ ع

پھیر دے میری طرف اے سارباں جگ کی مہار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس دعا اور خواہش کو پورا کرنے کے لئے جد وجہد کرنا آپ لوگوں میں سے ہر ایک پر فرض ہے اور آپ لوگوں کو یہ جد وجہد ہمیشہ جاری رکھنی چاہیئے یہاں تک کہ قیامت آجائے۔

یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ قیامت تک جد وجہد کرنا صرف ایک خیالی بات ہے۔ بلکہ حقیقتاً یہ آپ لوگوں کا فرض ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر عائد کیا گیا ہے۔ کہ قیامت تک آپ لوگ اسلام اور احمدیت کا جھنڈا بلند رکھیں۔ یہاں تک کہ دنیا میں اسلام اور احمدیت عیسائیت سے بہت زیادہ پھیل جائے۔ اور تمام دنیا کی بادشاہتیں اسلام اور احمدیت کے تابع ہو جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ مجھے ایک دفعہ عالم کشف میں وہ بادشاہ دکھائے بھی گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے اور جن میں سے بعض ہندوستان کے تھے بعض عرب کے بعض شام کے بعض روم کے اور بعض دوسرے ممالک کے اور مجھے بتایا گیا کہ یہ لوگ تیری تصدیق کریں گے۔ اور تجھ پر ایمان لائیں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے اور ان پیشگوئیوں کے مطابق روس، جرمنی، امریکہ اور انگلستان کے بادشاہ یا پریذیڈنٹ احمدی ہو جائیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا میں احمدیت پھیل جائے گی اور اسلام کے مقابلہ میں باقی تمام مذاہب بے حقیقت ہو کر رہ جائیں گے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آجکل دنیا کے اکثر ممالک میں بادشاہتیں ختم ہو چکی ہیں مگر پریذیڈنٹ بھی بادشاہوں کے ہی قائمقام ہیں۔ پس اگر مختلف ملکوں کے پریذیڈنٹ ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں تو یہ پیشگوئی پوری ہو جاتی ہے۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ متواتر اور مسلسل جد وجہد کی جائے اور تبلیغ اسلام کے کام کو ہمیشہ جاری رکھا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نوحؑ بھی قرار دیا گیا ہے۔ اور حضرت نوحؑ کی عمر جیسا کہ قرآن کریم نے بتایا ہے ساڑھے نو سو سال تھی جو درحقیقت ان کے سلسلہ کی عمر تھی مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز تھے جو تمام نبیوں سے افضل تھے اور حضرت نوحؑ بھی ان میں شامل تھے۔ پس اگر نوحؑ کو ساڑھے نو سو سال عمر ملی تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز اور آپؐ کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو ساڑھے نو ہزار سال عمر ملنی چاہیئے اور اس عرصہ تک ہماری جماعت کو اپنی تبلیغی کوشش وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جانا چاہیئے۔

میں اس موقعہ پر وکالت تبشیر کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بیرونی مشنوں کی رپورٹیں باقاعدگی کے ساتھ شائع کیا کرے تاکہ جماعت کو یہ پتہ لگتا رہے کہ یورپ اور امریکہ میں اسلام کی اشاعت کے لئے کیا کیا کوششیں ہو رہی ہیں۔ اور نوجوانوں کے دلوں میں اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرنے کا شوق پیدا ہو۔ مگر جہاں یورپ اور امریکہ میں تبلیغ اسلام ضروری ہے۔ وہاں پاکستان اور ہندوستان میں اصلاح وارشاد کے کام کو وسیع کرنا بھی ہمارے لئے ضروری ہے جس سے ہمیں کبھی غفلت اختیار نہیں کرنی چاہیئے۔

دنیا میں کوئی درخت سرسبز نہیں ہو سکتا جس کی جڑ مضبوط نہ ہو۔ پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم پاکستان اور ہندوستان میں بھی جماعت

کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ کی مثال ایک ایسے درخت سے دی ہے جس کا تنا مضبوط ہو اور اس کے نتیجے میں اس کی شاخیں آسمان میں پھیلی ہوئی ہوں۔ یعنی ایک طرف تو سچے پیرو اپنی کثرت تعداد کے لحاظ سے ساری دنیا میں پھیل جائیں اور دوسری طرف خدا تعالیٰ اس کے ماننے والوں کو اتنی برکت دے کہ آسمان تک ان کی شاخیں پہونچ جائیں یعنی ان کی دعائیں کثرت کے ساتھ قبول ہونے لگیں اور ان پر آسمانی انوار اور برکات کا نزول ہو۔ یہی فرعہا فی السّماء کے معنی ہیں۔ کیونکہ جو شخص آسمان پر جائے گا۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ کا کوئی جسمانی وجود نہیں اس کے قریب ہونے کے یہی معنے ہو سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس کی دعائیں سنے گا۔ حدیثوں میں بھی آتا ہے کہ مومن جب رات کو تہجد کے وقت دعائیں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کی قبولیت کے لئے آسمان سے اتر آتا ہے۔

پس ضروری ہے کہ تمام جماعت کے اندر ایسا اخلاص پیدا ہو کہ اس کی دعائیں خدا تعالیٰ سُننے لگ جائے اور پاتال تک اس کی جڑیں چلی جائیں اور دنیا کا کوئی حصہ ایسا نہ رہے جس میں احمدی جماعت مضبوط نہ ہو۔ اور احمدی جماعت کا کوئی حصہ ایسا نہ ہو جس کی دعائیں خدا تعالیٰ کثرت کے ساتھ قبول نہ کرے۔ پس تبلیغ بھی کرو اور دعائیں بھی کرو تاکہ خدا تعالیٰ احمدیت کو غیر معمولی ترقی عطا فرمائے۔ سکھوں کو دیکھو ان کا بانی نبی نہیں تھا مگر پھر بھی وہ بڑے پھیل گئے۔

تمہارا بانی تو نبی تھا اور اپنی تمام شان میں مسیح موسوی سے بڑھ کر تھا۔ پھر اگر مسیح موسوی کی اُمت ساری دنیا میں پھیل گئی ہے تو مسیح محمدیؐ جو ان سے بڑے تھے ان کی جماعت کیوں ساری دنیا میں نہیں پھیل سکتی۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے متعلق یہ بھی فرمایا ہے کہ ؎

آک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت کے پھل لگے
مَیں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

اور جالوت اس شخص کو کہتے ہیں جو فسادی ہو اور امن عامہ کو برباد کرنے والا ہو۔ پس اس کے معنے یہ ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے اللہ تعالیٰ دنیا میں امن قائم فرمائے گا اور ہر قسم کے فتنہ و فساد اور شرارت کا سدِّ باب کر دے گا۔

پس تبلیغِ اسلام کو ہمیشہ جاری رکھو اور نظامِ خلافت سے اپنے آپ کو پورے اخلاص کے ساتھ وابستہ رکھو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الوصیت میں تحریر فرمایا ہے کہ :۔

" میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے "

اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی لکھا ہے کہ :۔

" تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا "

سو تم قیامت تک خلافت کے ساتھ وابستہ رہو تاکہ قیامت تک خدا تعالیٰ کے تم پر بڑے بڑے فضل نازل ہوتے رہیں۔

حضرت مسیح ناصریؑ سے آپ کا مسیح بہت بڑا تھا مگر عیسائیوں میں اب تک پوپ جو پطرس کا خلیفہ کہلاتا ہے چلا آرہا ہے اور یورپ کی حکومتیں بھی اس سے ڈرتی ہیں۔ نپولین جیسا بادشاہ ایک دفعہ پوپ کے سامنے گیا اور وہ گاڑی میں بیٹھنے لگا تو اس وقت قاعدہ کے مطابق پوپ کو مقدم رکھنا ضروری تھا۔ مگر نپولین نے یہ ہوشیاری کی کہ وہ دوسری طرف سے اسی وقت اندر جا کر بیٹھ گیا جس وقت پوپ بیٹھا تھا اور اس طرح اس نے چاہا کہ وہ پوپ کے برابر ہو جائے۔ اگر عیسائیوں نے اپنی مردہ خلافت کو اب تک جاری رکھا ہوا ہے تو آپ لوگ اپنی زندہ خلافت کو کیوں قیامت تک جاری نہیں رکھ سکتے۔

بے شک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لا تقوم السّاعة الّا علٰی اشرار النّاس یعنی قیامت ایسے لوگوں پر ہی آئے گی جو اشرار ہوں گے اخیار نہیں ہوں گے۔ مگر آپ لوگوں کی ترقی چونکہ خدائی پیشگوئیوں کے ماتحت ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو خدا تعالیٰ نے خیر الامم قرار دیا ہے۔ اس لئے اگر آپ قیامت تک بھی چلے جائیں گے تو خدا تعالیٰ آپ کو نیک ہی رکھے گا اور اخیار میں ہی شامل فرمائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام بھی فرماتے ہیں۔ کہ ؎

ہم ہوئے خیر اُمم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

مگر ضروری ہے کہ اس کے لئے دعائیں کی جائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ہماری جماعت میں ہمیشہ صالح لوگ پیدا کرتا رہے اور کبھی وہ زمانہ نہ آئے کہ ہماری جماعت صالحین سے خالی ہو یا صالحین کی ہماری جماعت میں قلت ہو بلکہ ہمیشہ ہماری جماعت میں صالحین کی اکثریت ہو جن کی دعائیں کثرت کے ساتھ قبول ہوتی ہوں۔ اور جن کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا وجود اس دنیا میں بھی ظاہر ہو۔

میں اس وقت تمام خدام سے تبلیغِ اسلام کے متعلق ایک عہد لینا چاہتا ہوں۔ تمام خدام کھڑے ہو جائیں اور اس عہد کو دہرائیں۔

" اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فرض کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے۔ اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن۔

یہ عہد جو اس وقت آپ لوگوں نے کیا ہے متواتر چار صدیوں بلکہ چار ہزار سال تک جماعت کے نوجوانوں سے لیتے چلے جائیں اور جب تمہاری نئی نسل تیار ہو جائے تو پھر اسے کہیں کہ وہ اس عہد کو اپنے سامنے رکھے اور ہمیشہ اسے دہراتی چلی جائے اور پھر وہ نسل یہ عہد اپنی تیسری نسل کے سپرد کر دے اور اس طرح ہر نسل اپنی اگلی نسل کو اس کی تاکید کرتی چلی جائے۔ اسی طرح بیرونی جماعتوں میں جو جلسے ہوا کریں۔ ان میں بھی مقامی جماعتیں خواہ خدام کی ہوں یا انصار کی یہی عہد دہرایا کریں۔ یہاں تک کہ دنیا میں احمدیت کا غلبہ ہو جائے اور اسلام اتنا ترقی کرے کہ دنیا کے چپہ چپہ پر پھیل جائے۔

مجھے ایک دفعہ خدا تعالیٰ کی طرف سے رؤیا میں دکھایا گیا تھا کہ خدا تعالیٰ کا نور ایک سفید پانی کی شکل میں دنیا میں پھیلنا شروع ہوا ہے۔ یہاں تک کہ پھیلتے پھیلتے وہ دنیا کے گوشے گوشے اور اس کے کونے کونے تک پہونچ گیا۔ اس وقت میں نے بڑے زور سے کہا کہ

احمدیوں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوتے ہوئے ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ انسان یہ نہیں کہے گا کہ اے میرے رب، اے میرے رب تو نے مجھے کیوں پیاسا چھوڑ دیا بلکہ یہ کہے گا کہ اے میرے رب اے میرے رب! تو نے مجھے سیراب کر دیا یہاں تک کہ تیرے فیضان کا پانی میرے دل کے کناروں سے اچھل کر بہنے لگا۔

پس اللہ تعالیٰ پر توکل رکھو اور ہمیشہ دین کے پھیلانے کے لئے قربانیاں کرتے چلے جاؤ۔ مگر یاد رکھو کہ قومی ترقی میں سب سے بڑی روک یہ ہوتی ہے۔ کہ بعض دفعہ افراد کے دلوں میں روپیہ کا لالچ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ طوعی قربانیوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔ تمہارا فرض ہے کہ تم ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھو۔ وہ تمہاری غیب سے مدد کرے گا اور تمہاری مشکلات کو دور کر دے گا۔ اگر تمہارے لئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ سامان بھی کیا ہوا ہے کہ اس نے ایک انجمن بنا دی ہے جو تمام مبلغین کو باقاعدہ خرچ دیتی ہے مگر گذشتہ زمانوں میں جو مبلغین ہوا کرتے تھے۔ ان کو کوئی تنخواہیں نہیں دیتا تھا۔ بعض دفعہ ہندوستان میں ایران سے دو دو سو مبلغ آیا ہے۔ مگر وہ سارے کے سارے اپنے اخراجات خود برداشت کرتے تھے۔ اور کسی دوسرے سے ایک پیسہ بھی نہیں لیتے تھے

پس اخلاص کے ساتھ دین کی خدمت بجا لاؤ اور لالچ اور حرص کے جذبات سے بالا رہتے ہوئے ساری دنیا میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند کرنے کی کوشش کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں تحریر فرمایا ہے کہ

"مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال کیونکر جمع ہوں گے اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی۔ جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے بلکہ یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانے کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھائیں اور دنیا سے پیار نہ کریں۔ سو میں دعا کرتا ہوں کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلے کو ہاتھ آتے رہیں جو خدا کے لئے کام کریں"

پس لالچ اور حرص کو کبھی اپنے قریب بھی مت آنے دو اور ہمیشہ احمدیت کو پھیلانے کی جدوجہد کرتے رہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مصلح موعود کے متعلق الٰہی بشارات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا!
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں غیر معمولی تغیرات پیدا فرمائے گا۔ جن کے نتیجہ میں ہماری جماعت اتنی ترقی کرے گی

کہ ساری دنیا کے لوگ اس میں داخل ہونے شروع ہو جائیں گے۔

اسی طرح اس شہادت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دشمنوں کو رسوا اور ناکام کرے گا اور ہمیں کامیابی اور غلبہ عطا فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو اور وہ ہمیشہ اسلام کے غلبہ اور احمدیت کی ترقی کے لئے آپ کو رات دن کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے یہاں تک کہ ساری دنیا میں احمدیت پھیل جائے اور کیا عیسائی اور کیا یہودی اور کیا دوسرے مذاہب کے پیرو سب کے سب احمدی ہو جائیں۔ لیکن جب تک وہ وقت نہیں آتا تمہیں کم از کم پاکستان اور ہندوستان میں تو اپنے آپ کو پھیلانے کی کوشش کرنی چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کرشن کا اوتار بھی قرار دیا گیا ہے۔ اور آپؑ کا الہام ہے کہ

"ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے"۔

پس اگر دنیا نہیں تو کم سے کم ہندوستان کے ہندوؤں کو تو اسلام اور احمدیت میں داخل کر لو تا کہ اصلھا ثابت کی مثال تم پر صادق آ جائے اور فرعھا فی السماء بھی اس کے نتیجہ میں پیدا ہو جائے آجکل ہندوستان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے لوگوں کو احمدیت کی طرف بڑی رغبت پیدا ہو رہی ہے اور بڑے بڑے مخالف بھی احمدیت کے لٹریچر سے متاثر ہو رہے ہیں اور زیادہ اثر ان پر ہماری تفسیر کی وجہ سے ہوا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اس اثر کو بڑھا دے تو لاکھوں لوگ ہماری جماعت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ بے شک ہم میں کوئی طاقت نہیں لیکن ہمارے خدا میں بہت بڑی طاقت ہے۔ پس اسی سے دعائیں کرو۔ اور ہمیشہ اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے تمام مذاہب کے جھنڈوں سے بلند رکھنے کی کوشش کرو۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق

ڈاکٹری رپورٹوں کا خلاصہ

قادیان ۳ر نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق ہفتہ زیر اشاعت اخبار الفضل میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے جو ڈاکٹری رپورٹیں شائع ہوئی ہیں ان کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

ربوہ ۲۵ر اکتوبر (بوقت پونے نو بجے صبح) کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ چار بجے حضور خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں تشریف لے گئے اور تقریباً ایک گھنٹہ دس منٹ خدام کو خطاب فرمایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ رات نیند بھی آ گئی۔ اس وقت طبیعت ٹھیک ہے۔ (الفضل مورخہ ۲۶/۱۰/۵۹)

ربوہ ۲۶ر اکتوبر (بوقت سوا دس بجے صبح) کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت بھی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ تمام جسمانی کمزوری ابھی بدستور جاری ہے جس کی وجہ سے فکر رہتا ہے (الفضل مورخہ ۲۷/۱۰/۵۹)

ربوہ ۲۷ر اکتوبر (بوقت دس بجے صبح) کل حضور کو کچھ دیر کے لئے بے چینی کی تکلیف ہو گئی تھی۔ مگر عام طور پر طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی رات نیند آ گئی (الفضل ۲۸/۱۰/۵۹)

ربوہ ۳۱ر اکتوبر (بوقت دس بجے صبح) مؤرخہ ۲۸ر تا ۳۱ر اکتوبر چار روز کی رپورٹیں مظہر ہیں کہ حضور اقدس کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ رات کو نیند اچھی آ جاتی رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور کی کامل شفایابی کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۳۱ر اکتوبر۔ محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے اخبار الفضل میں شائع شدہ ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کل شام ضعف کی شکایت رہی اور ابھی تک جاری ہے جس کے باعث فکر ہے احباب جماعت و صحابہ کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

ربوہ میں خدام الاحمدیہ کا اٹھارواں سالانہ اجتماع

(مختصر کوائف)

ربوہ ۲۶ر اکتوبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا اٹھارواں سالانہ اجتماع جو ۲۳ر اکتوبر ۱۹۵۹ء کو شروع ہوا۔ تین روز جاری رہنے کے بعد مورخہ ۲۵ر اکتوبر ۱۹۵۹ء کو ساڑھے تین بجے سہ پہر کے قریب خیر و خوبی اور نہایت درجہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موجودہ علالت و ناسازیٔ طبع کے باوجود ازراہِ شفقت اجلاس کے پہلے دو دن اجتماع میں خود تشریف لا کر اپنے خدام کو شرف زیارت سے مشرف کیا اور بالخصوص دوسرے روز یعنی ۲۴ر اکتوبر کو ساڑھے تین بجے سہ پہر کے بعد خدام سے خطاب بھی فرمایا جو ایک گھنٹہ سے زیادہ عرصہ تک جاری رہا اس دوران میں خدام کو نہایت قیمتی اور ضروری ہدایات سے نوازنے کے علاوہ حضور نے اپنا وہ روح پرور پیغام بھی پڑھا جو مورخہ ۲۳ر اکتوبر کو افتتاحی اجلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس مرکزیہ نے پڑھ کر سنایا تھا۔ نیز حضور نے خود اپنی زبان مبارک سے تمام خدام سے تبلیغ اسلام کے متعلق وہ مقدس اور تاریخی عہد بھی لیا جو ۲۹ر اکتوبر کے بدر میں شائع ہو چکا ہے۔ خطاب کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔ دعا کے وقت تمام حاضرین پر سوز و گداز اور رقت

(ملاحظہ فرمائیے)

ہو رہا تھا ایک ایسی کیفیت طاری تھی جسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

اجتماع کے مختصر کوائف

امسال اجتماع میں پاکستان اور بیرون پاکستان کی ۲۰۳ مجالس کے ۲۰۴۰ خدام اور اطفال نے شرکت کی۔ ان میں سے ۱۲۷۰ خدام اور ۷۷۰ اطفال شامل تھے یہ تعداد گذشتہ اجتماع میں شریک ہونے والے خدام و اطفال کی مجموعی تعداد سے ڈیڑھ صد کے قریب زیادہ ہے۔ پچھلے سال کے گذشتہ اجتماع میں شامل ہونے والوں کی تعداد ۱۸۵۰ تھی جن میں سے ۱۲۷۲ خدام اور ۵۷۸ اطفال تھے

امسال پاکستان کے علاوہ جن بیرونی ممالک کی مجالس خدام الاحمدیہ کے بعض اراکین کو اپنے ملک کے نمائندوں کے طور پر شرکت کی سعادت حاصل ہوئی ان میں انگلستان، جرمنی، یمن، عدن، مشرقی افریقہ، سیرالیون اور انڈونیشیا شامل ہیں۔ علاوہ ازیں نائب مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ لندن مکرم مولوی عبد الکریم صاحب اجتماع میں شرکت کی نیت سے اجتماع سے کچھ عرصہ قبل ہی انگلستان سے بذریعہ موٹر کار ربوہ پہنچے تھے۔

خدام اور اطفال نے اجتماع کے پر تین دن اپنے ہی ہاتھوں سے بنائے ہوئے ۲۱۸ خیموں میں دینی تربیت کے ایک خاص پروگرام کے تحت بسر کئے۔ ان میں سے خدام کے ۲۰۷ اور اطفال کے ۱۱ خیمے تھے۔ خدام کا پروگرام چار بجے صبح نماز تہجد سے شروع ہو کر رات کو گیارہ بجے تک جاری رہتا تھا جس میں انہوں نے تحریر و تقریر کے علاوہ علمی اور ورزشی مقابلوں میں حصہ لیا۔ قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے درس سنے۔ نیز تلقین عمل کے پروگرام کے تحت وہ علماء سلسلہ کے ایمان افروز لیکچروں سے مستفید ہوئے اور اس طرح وہ خدمت دین کے پہلے سے بھی زیادہ پختہ عزائم اور ایک نئے ایمان اور یقین کی دولت سے مالا مال ہو کر اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔ ان ایام میں تہجد، پنجگانہ نماز باجماعت، ذکر و فکر اور دینی و علمی مشاغل کے علاوہ خدام کی مجلس شوریٰ کے اجلاس بھی منعقد ہوئے جن میں نئے سال کا بجٹ منظور کرنے کے علاوہ مجلس کی تنظیم اور اس کی دینی، تربیتی اور رفاہی سرگرمیوں کو اور زیادہ

فضائے آسمانی میں پہنچنے کا نتیجہ

قرآن کریم کی فتح کے رنگ میں نمودار ہوگا

از محترم خلیفہ صلاح الدین صاحب مربیؔ

قرآن کریم کی پیشگوئی

اس قوم کے متعلق جو یہ دعوے کریگی کہ اِنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ یعنی ہم نے آسمان کو چھو لیا ہے۔ سورہ جن میں یہ پیشگوئی موجود ہے کہ وہ قرآن کریم کی پیشکردہ رشد و ہدایت سے ایمان نے آئیگی۔ وہ قوم جو ایسا حیرت انگیز کارنامہ کر دکھائے گی اُس کی قوت و سطوت کا اندازہ لگانے کے لئے یہ بھی اسی سورت میں مذکور ہے۔ کہ اس کے مقابلہ میں باقی دنیا اتنی کمزور ہو چکی ہوگی۔ کہ اس قوم کی محتاجی پر مجبور ہو جائے گی۔ وہ جنوں کی طرح دنیا پر مسلط ہوگی۔ اور یہ امر اس قوم کے تکبر اور غرور کو اور بھی بڑھانے کا موجب ہوگا جیسا کہ فرمایا ہے۔

وَّاَنَّہٗ کَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ یَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْھُمْ رَھَقًا۔

یعنی ایسے لوگ جو انسان کہلائیں گے ان لوگوں کو اپنی پشت و پناہ سمجھیں گے۔ جو جنوں کی طرح ہوں گے۔ اور یہ امر ان کے تکبر کو بڑھانے والا ہوگا۔ اس وضاحت کے بعد یہ تعیین کرنے میں کوئی مشکل باقی نہیں ہوتی۔ کہ وہ کون لوگ ہیں جو آج مادی طاقت کے لحاظ سے دنیا میں واحد علمبردار ہیں اور اپنے راکٹوں کے ذریعہ فضائے آسمانی کی چھان بین، اور تسخیر میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

مغربی اقوام کا غیر معمولی کارنامہ

اس میں شک نہیں ہے کہ مغربی اقوام کا سائنس اور ٹیکنالوجی کی مدد سے بڑے بڑے راکٹوں کے ذریعہ مصنوعی سیاروں کو فضا کی بلندی میں پہنچانا۔ پھر وہاں کے اشیاء کو ریڈیائی آلات کے ذریعہ دریافت کرنا ایک غیر معمولی کارنامہ ہے۔ اس میں بھی شک نہیں ہے کہ ان سیاروں کے ذریعہ جو دریافتیں حاصل ہوئی ہیں۔ وہ بھی انسانی علم میں ایک غیر معمولی اضافہ ہیں۔ یہ ایسی معلومات ہیں جن کو حاصل کرنے کا اور کوئی ذریعہ ممکن نہ تھا۔ سوائے اس کے کہ الہاماً بتایا جاتا۔ اور اگر یہ معلومات قرآن کریم میں پہلے سے موجود ہیں۔ تو ماننا پڑے گا کہ قرآن کریم الہامی کتاب ہے۔

لہروں کی تیز رَو

مصنوعی سیاروں کے حالات اور تاثرات کے ذریعہ جو سب سے اہم دریافت حاصل ہوئی ہے۔ وہ مفرد مدار ہیں جن کو شدید القوت لہروں کے ذریعہ قائم کیا گیا ہے۔ چنانچہ ان لہروں کی تیز رَو میں سیارے بھی تیرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ سب سے پہلا مدار جو شہاب ثاقب کی پوزیشن سے زمین کو بچاتا ہے۔ اس نے اڑھائی سو سے چار صد میل کے فاصلوں پر کرۂ ارض کو گھیرا ہوا ہے۔ پہلے راکٹ چونکہ اتنے طاقتور نہ تھے۔ ان کے سیارے اسی مدار میں پہنچ کر چند دن میں پھنس جاتے تھے اس مدار کو پار کر کے چاند تک پہنچنے کا سوال تھا اس سلسلہ میں روس کا دعوے ہے کہ اس کا ایک سیارہ چاند میں پہونچ چکا ہے۔ پہلے سیارے کو چاند کے حفاظتی مدار نے دور سے ہی دھکیل دیا تھا۔ مگر وہ یہ بتا گیا تھا کہ چاند خشک گرد کی دلدل سے گھرا ہوا ہے۔ جو سیارہ اب چاند تک پہنچا ہے۔ وہ بھی اس خشک دلدل میں پھنس گیا ہے اور اس کے آلات خبر رسانی بھی تباہ ہو گئے۔ اب ایک اور سیارہ اس امید پر روانہ کیا گیا ہے کہ وہ چاند کے حفاظتی مدار کی مدد سے اس کا چکر لگائیگا اور اس کے گرد گھوم کر معلومات بہم پہنچائے گا۔ اس ضمن میں جو قابل تحسین کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ وہ راکٹ کے اڑھائی لاکھ میل تک نشانہ پر پہنچتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہر ملک کے سائنسدانوں نے روس کو مبارکباد کے تار دیئے مگر اس سیارے کو چاند کے حفاظتی مدار نے ایسا چکر دیا ہے کہ پہلے زمین کی طرف پھینکا۔ جب وہ زمین کے حفاظتی مدار کے قریب آیا۔ تو اس نے جو چکر کھایا تو پھر چاند کا رُخ کرنا پڑا۔ اس طرح زمین اور چاند کے درمیان لیونک ۳ چکر لگا رہا ہے اس میں حکمت یہ ہے کہ ایسے محاذ پر چاند کے قریب آملے کہ چکر کا رُخ زمین کی طرف ہو۔ اور پھر زمین سے چاند کی طرف ہو۔ ورنہ خطرہ تھا۔ کہ لیونک ملک کی طرح زمین کے بڑے مدار کی طرف نہ دھکیلا جائے۔

اب کوشش کی جارہی ہے کہ اول تو زمین کے حفاظتی مدار میں کوئی ایسا سیارہ پہنچایا جائے جس میں انسان بیٹھ کر چکر لگا سکے۔ اور پھر زمین پر بحفاظت اُتر بھی سکے دوسری کوشش چاند پر اُترنے کی ہے۔ مگر نئی دریافتوں نے چاند پر اُترنا نہایت مخدوش بتایا ہے۔ ایک تو چاند کی خشک دلدل سے بچنے کا سوال ہے۔ دوسرے اس کا حفاظتی مدار اگرچہ اسے دوسرے تو زمین کے مدار میں زبنیے جو ان کو سورج کے گرد لئے پھرتا ہے پھینکنے کا خطرہ ہے) اس قدر طاقتور ہے کہ اس کے چکر سے نکلنا مشکل ہے۔ زمین کے حفاظتی مدار کی رفتار ۱۸ ہزار میل فی گھنٹہ ہے۔ مگر زمین کے اپنے مدار کی رفتار ۶۷ ہزار میل فی گھنٹہ ہے

ایک فرسودہ تعلّی

ایک غیر معمولی کوشش کے محرکات میں سے جذبۂ تحقیق۔ مسابقت۔ جنگی اغراض وغیرہ کے علاوہ ایک یہ امید بھی ہے کہ مادہ پرستی اور لامذہبیت کی گرتی ہوئی عمارت کو کوئی نیا سہارا مل سکے گا۔ فرعون موسیٰ نے بھی دلائل اور شواہد سے عاجز آکر آسمان تک پہونچنے کی لاف زنی کی تھی۔ کیونکہ ان کو اپنے فلک بوس اہراموں پر فخر تھا۔ مگر مذہب تو ایک پاک اور بلند ہستی کو پیش کرتا ہے۔ جو مادی کثافتوں اور محدود یتوں سے بالا ہے۔ ایسے خدا کو مادی ذرائع یا مادی حواس سے محسوس کرنے کا دعویٰ کرنا محض ایک ہزیمت خوردہ تعلّی ہے۔ ہاں روحانی طور پر انسان ضرور اتنا بلند ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے کلام سے نوازا جائے۔ تو اب پھر فرسودہ تعلّی کو اس دور کے فرعونوں نے عملی صورت دینے کی کوشش کی ہے۔ اور ابھی شمسی نظام سے بھی باہر نہیں نکل سکے۔ کہ لاف زنی کرنے لگ گئے۔ کہ ہم نے خدا کو نہیں پایا۔

سورۂ جن کی پیشگوئی

مگر حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ لوگ دیانت سے کام لیں تو ان کو وہ اقرار کرنا پڑے گا جو سورۂ جن میں بطور پیشگوئی درج ہے یعنی یہ کہ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰھَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِیْدًا وَّشُھُبًا۔ وَّاَنَّا کُنَّا نَقْعُدُ مِنْھَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ یَّسْتَمِعِ الْاٰنَ یَجِدْ لَہٗ شِھَابًا رَّصَدًا۔ وَّاَنَّا لَا نَدْرِیْٓ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِھِمْ رَبُّھُمْ رَشَدًا۔ یعنی ہم نے آسمان کو چھوا ہے مگر اس کو ہم نے شدید پہرے اور شہب سے بھرا پایا۔ ہم نے خبریں حاصل کرنے کے اسٹیشن بھی بنائے۔ مگر اب جو سننے کی کوشش کرتا ہے اس کا شہاب پیچھا کرتا ہے اب ہم یہ نہیں جانتے کہ زمین پر رہنے والوں کے ان کے رب کا ارادہ عذاب دینے کا ہے یا نجات کا۔

اس میں شک نہیں ہے کہ آسمانی حالات کو معلوم کرنے کے لئے مقاعد للسمع یعنی ریڈیو کے اسٹیشن قائم کئے گئے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ وہ کونسی خبر ان کو پہنچی ہے جس نے وہ حالت کر دیا ہے جیسے کہ شہاب ثاقب نے آن لیا ہو۔ اصل میں وہ خبر اس نظام کے متعلق ہے جو زمین اور دیگر شمسی سیاروں کی حرکات و مدار کی حفاظت کرتا ہے۔ اور اس خبر نے وہ ... پہنچائی ہے جو مادہ پرستی اور دہریت کے کسی بنیادی اصول کی بیخ کنی کرتی ہے۔

نیوٹن کی تھیوری غلط ثابت ہوئی

نیوٹن کے تجربے اصول کے مطابق آسمانی فضا بسیط ہونی چاہیئے۔ اور اس میں اجرام فلکی حرکات و دوائر ایک اتفاقی امر ہیں جو اسی طرح چکر لگا رہے ہیں۔ جیسے بعض اوقات کمرے میں دھوپ کی روشنی پڑے تو باریک ذرات حرکت کرتے نظر آتے ہیں۔ مگر اس کے برعکس اب دریافت یہ ہوئی ہے کہ آسمانی فضا میں ایسی شدید القوۃ لہریں موجود ہیں جو اجرام فلکی ایسے حجم کے باوجود کو بلا تکلف اٹھائے ہوئی ہیں۔ ان لہروں نے مداروں کی صورت میں آسمانی فضا کو منقسم کر رکھا ہے۔ نظام شمسی میں ایسے سات مدار ہیں جو زبردست طاقت کا مظاہرہ کر رہے ہیں جن کا قرآن کریم میں بڑی تحدی سے ذکر موجود ہے۔ بلکہ ایسے رنگ میں ذکر آیا ہے کہ گویا ان زبردست آسمانوں کا تجربہ اور مشاہدہ انسان کو ایک روز ہونے والا ہے۔ سورہ نبا میں بھی ان محسوس چیزوں کے ضمن میں یوں ذکر ہے۔ وَّبَنَیْنَا فَوْقَکُمْ سَبْعًا شِدَادًا۔

غرض اب تجرباتی طور پر یہ دریافت ہو گیا ہے کہ ایسے شدت رکھنے والے آسمان موجود ہیں جو شمسی نظام کی حفاظت میں نہایت باقاعدگی اور پابندی سے مصروف عمل ہیں جن کی بنا پر یہ ماننا پڑتا ہے کہ آسمانی نظام اتفاقی امر نہیں ہے اور دوسرے یہ کہ ان طاقتور لہروں کو کام میں لانے والی متصرف و مقتدر ہستی قادر مطلق ہے اور بڑی حکمتوں والے ارادے کی مالک ہے اس لئے یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ خدا تعالیٰ کی رضا پر بھروسہ رکھنا چاہیئے نہ کہ مادی قویٰ پر۔ کیونکہ مادی قویٰ خود بخود جاری و ساری نہیں۔ بلکہ ایک مقتدر اور با ارادہ ہستی کے حکم کی تعمیل کر رہی ہیں اس اقرار کا کہ اب ہم نہیں جانتے کہ ہمارا رب نجات کا سامان فرمائے گا یا عذاب کا یہی مطلب ہے کہ اس دنیا کا والی بجز خدا تعالیٰ کے

ارادہ ہے۔

شدید القوت مداروں کی مزید تشریح

سورت ذاریات میں ان شدید القوت مداروں کی مزید تفصیل بھی موجود ہے۔ فرمایا ہے کہ والذاریت ذروا۔ فالحملت وقرا۔ فالجریت یسرا۔ فالمقسمت امرا۔ یعنی ان کی تو وہ قسم ہے جو بکھیرنے کا کام کرتی ہے اور دوسری بوجھ اٹھائے پھرتی ہے۔ اور ان بوجھوں کو لے کر آسانی سے جارہی ہے جن کے ذریعہ سے تقسیم پیدا ہوتی ہے۔ یعنی وقت اور جگہ کی تقسیم TIME AND SPACE سے اور اسی طرح والسماء ذات الحبک۔ آسمان میں مقررہ راستے ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی آیا ہے کہ ان مقررہ اور مسخر شدہ آسمانی نظام کے متعلق نظریاتی ڈھکوسلوں سے غلط فہمیاں بھی پیدا کردی جائیں گی۔ جو افکار اصل حقیقت کے انکشاف سے دور ہو جائیں گی۔ جیسا کہ فرمایا انکم لفی قول مختلف یؤفک عنہ من افک۔ قتل الخرصون الذین ھم فی غمرۃ ساھون۔ یعنی تم لوگ مختلف قسم کی قیاس آرائیوں میں مبتلا ہو گے جن کی وجہ سے وہی لوگ ہدایت سے دور ہوں گے جن کے لئے دوری مقدر ہوگی۔ اور وہ لوگ آخر کار ہلاک ہوں گے جو جھوٹے نظریوں کو چھوڑنے میں لاپرواہی دکھائیں گے۔

تعمیر مساجد

طرفہ یہ ہے کہ جہاں سورۃ جن میں ایسی قوم کا ذکر ہے جو آسمان کو چھونے کے بعد قرآنی رشد و ہدایت کی طرف عود کرے گی۔ وہاں یہ بھی مذکور ہے۔ کہ ان ملکوں میں مساجد بنائی جائیں گی آیا ہے وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا وَّاَنَّہٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰہِ یَدْعُوْہُ کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ عَلَیْہِ لِبَدًا۔ یعنی "مساجد خدائے واحد کی عبادت کے لئے ہیں۔ مگر جب خدا کا بندہ اس کو پکارتا ہے تو یہ لوگ اپنے شور و غوغا سے اس کی آواز کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔"

حسب منطوق آیۂ تسخیر کیا جدید کی طرف سے یورپ میں مساجد بنانا خدا تعالیٰ کے خاص تصرف کے ماتحت معلوم ہوتا ہے۔ اور سورہ جن کی مندرجہ ذیل پیشگوئی یہ بتاتی ہے۔ کہ اب وہ وقت قریب ہے کہ ان مساجد کے ذریعہ تمام یورپ میں محمدی نور پوری آب و تاب سے پھیل جائے گا انشاء اللہ العزیز۔ وہ پیشگوئی یہ ہے:-

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ یَّہْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ ط وَلَنْ نُّشْرِکَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ وَّاَنَّہٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا ۙ وَّاَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ سَفِیْہُنَا عَلَی اللّٰہِ شَطَطًا ۙ

یعنی "کہدے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے۔ جنوں کی ایک جماعت نے سن کر کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو کہ بھلائی کی ہدایت کرتا ہے پس ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور آئندہ ہم کسی کو اپنے رب کا شریک نہیں ٹھہرائینگے۔ اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ بہت بلند ہے مرتبہ ہمارے رب کا جس نے کبھی بیوی رکھی اور نہ کبھی اولاد حاصل کی۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ہم میں سے بیوقوف لوگ خدا تعالیٰ کے متعلق بے تکی باتیں کرتے تھے۔ (الفضل ۱۵/۱۰/۵۹ء ۱۶)

جناب سالک بٹالوی مرحوم

از محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

محترم سالک صاحب جن کا حال ہی میں مورخہ ۲۷/۹/۵۹ء کو انتقال ہوا ایک مشہور شاعر ادیب صحافی تھے ۱۹۱۲ء کا ذکر ہے کہ ان کا ایک خط سیالکوٹ سے مجھے موصول ہوا۔ کہ میں ایک ادبی رسالہ ماہوار شائع کرنا چاہتا ہوں اس کا پہلا نمبر مجھے چھپوادیں۔ مجھے لکھنے کی وجہ یہ تھی کہ ان کے والد صاحب اور چچا صاحب مخلص احمدی تھے اور قادیان آتے جاتے تھے۔ میں بلا اسے حضرت خلیفہ ثانی کے زور دینے پر تشحیذ الاذہان میں منتقل ہوچکا تھا اور ریویو اف ریلیجنز کے بعد میگزین پریس دستی میرے زیر اثر تھا اور میرے مضامین، و اشعار بعض بیرونی اخبار میں چھپتے تھے جن سے میرا تعارف سلسلہ سے باہر بھی تھا۔ میں نے ان کو لکھا کہ نیا رسالہ ایک مبتدی کا مقبول عام نہیں ہو سکے گا۔ کیوں خواہ مخواہ خرچ کرتے ہو مگر وہ چند روز بعد رسالہ کا مسودہ غالباً کاپیاں لے کر آگئے۔ میں نے کہا جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے آپ کی مدد کرنے کو تیار ہوں۔ وہ بہت جلد مجھ سے بے تکلف ہو گئے۔ میں بوجہ دائم المریض اور کمزور ہونے کے ایک تخت پر پڑا ڈال کر کام کیا کرتا تھا۔ وہ میرے پاس کرسی پر بیٹھے تھے میں ان سے باتیں بھی کرتا جاتا اور کچھ لکھ بھی رہا تھا پوچھا یہ کیا لکھ رہے ہیں۔ میں نے کہا "نظم" اور آپ سے خطاب ہے:-

"سالک راہ عدم آبا د عشق"

جانا من ظلمت کدے میں کچھ نہیں
نور منزل میں ہے، شوق نگاہ
چاہیئے ہرگز نہ اہل ارض کو
آسمان کے رہنے والوں سے بگاڑ
آفتاب صدق سے دے گا روشنی
کھول دے تو خانۂ دل کے کواڑ
دست بازوئے اکمل محزوں کا ... بن!
بند کر اس کے مدد کی چھیڑ چھاڑ

یہ پندرہ سولہ اشعار کی نظم تھی میں نے تقریب ثانی کے بارے میں عرض کیا تو وہ پار تالیف رہیا کے کہنے لگے۔ چچا صاحب نے بھی توجہ دلائی تھی اور آپ بھی کہتے ہیں۔ میں حضرت خلیفۃ المسیح اول کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہوں میں نے کہا وہ آپکے والدین اور چچو صاحب کو جانتے ہیں میرے ساتھ چلنے یا آنے کی ضرورت نہیں۔ اس طرح انکے اخلاق فاضلہ کا اندازہ بھی ہو جائیگا ساتھ دفتر کا ایک آدمی کر دیا وہاں سے ایک گھنٹہ بعد واپس آئے کہ قاضی صاحب تعمیل ارشاد کر آیا بیعت بھی ہو گئی مسائل کا علم تو مجھے پہلے ہی سے کافی ہے انکی بزرگی کا خاص اثر ہے۔

اس کے بعد وہ لاہور چلے گئے اور تہذیب نسواں اور پھول اخبار کے جو بچوں کیلئے مولوی ممتاز علی صاحب کے اہتمام سے نکلتا تھا منسلک ہوگئے اور جناب امتیاز اور دیگر ادبا و شعراء میں گھل مل گئے۔ میں نے انہیں خط لکھا "تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو"۔ جواب میں ایک شعر لکھا جس کا مطلب یہ تھا کہ جس جھمیلے میں پڑ گیا ہوں اس سے نپٹ لوں اور پھر تو میں آپ ہی کا ہوں۔ پھر زمیندار میں کام کرنے لگے اور سیاسیات میں حصہ لینے لگے۔ یہاں تک کہ قید و بند کی بھی پرواہ نہ کی۔ زمیندار میں سلسلہ احمدیہ کی مخالفت شدید ہوتی مگر آپ ان سے بچتے رہے! انقلاب جاری کر کے تو ہر طرح سے ایک غیر جانبدار کے طور پر مخدوم معاون رہے ان کے افکار و حوادث کی زد سے لیڈروں سے کوئی بھی نہ بچ سکا۔ کیا خواجہ حسن نظامی۔ کیا مولانا محمد علی کیا سید عطاء اللہ بخاری مگر سلسلے کے متعلق ادب تا ثر رکھا۔ ایسی معتدل طبیعت پائی تھی کہ دو متخالف فریقوں میں سے ہر ایک کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھتے۔ اور وہ ان کو ادب احترام کی نظر سے دیکھتے۔ حق گوئی اور اظہار رائے صائب سے کبھی تامل نہ کیا۔ قادیان کئی بار آئے کبھی کسی کو یہ احساس نہ ہوا کہ غیر ہیں۔ وہ بابیعت میں بزرگان تکت کا ذکر انہی خطابات سے کرتے جن سے ہم کرتے۔

اپنے بھائی کے نکاح کا اعلان کروانے قادیان جمعہ کے دن آئے ان دنوں احرار کی مخالفت کی وجہ سے ایسا انتظام تھا کہ (مسجد کے) بیرونی دروازے سے ممبر تک کوئی نہیں پہنچ سکتا تھا حضور نے دیکھ لیا اور آپ تک مع ہمراہیوں کے پہنچے اور دیر کی معذرت کی نکاح کا اعلان ہو گیا آپ نے نماز جمعہ ہمارے ساتھ ہی ادا کی۔

کشمیر کمیٹی کے کام اور ڈاکٹر اقبال سے ملاقات اور بعض معاملات میں ان کی مخلصانہ کوشش کا بھی حصہ تھا اس خاکسار کو جس نظر سے پہلے روز عنفوان شباب میں دیکھا وہی آخر تک قائم رکھی ۱۹۲۶ء میں قادیان آئے تو مجھ کو گھر میں آکر ملے اور دیر تک محبت آمیز باتیں کرتے رہے ان دنوں میں خانہ نشین علول و بیمار تھا غرض بہت سی خوبیاں رکھنے والے تھے

رہے نام اللہ کا کل من علیھا فان

تتمہ

مجھے دو اور مہربان یاد آگئے ایک تو منشی فیروز الدین صاحب طغرائی امرتسری جنہیں چوہدری اللہ بخش صاحب سٹی انسپکٹر پولیس بیعت کے لئے لائے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ مجھے چوہدری صاحب نے کہا ابھی ان کے متعلق کچھ شائع نہ کریں۔ طغرائی صاحب سوقت امرتسر کے اکثر شعراء اور ادبا کے استاد تھے اور انکی قابلیت کا شہرہ تھا۔ دوسرے مولوی فیروز الدین صاحب سیالکوٹ بیسیوں کتابوں کے مصنف و مؤلف تھے اور فرہنگ اور لغات بھی شائع کرتے رہے ہیں جب سیالکوٹ گیا تو میری دعوت طعام باصرار کی۔ ایک وقت کا کھانا ہر چیز نمکین تھی دوسری دعوت کی قبولی کرنا ضروری تھی میری دو ...

دعائے مغفرت - میرے چچا مکرم محمد شریف خان صاحب ساکن کیرنگ مورخہ ۲۲/۱۰/۵۹ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اس عاجز سے بہت محبت رکھتے تھے۔ انکی اپنی کوئی اولاد نہ تھی یہ عاجز بہت دور ملازمت پر ہونے کے باعث انکے جنازہ میں شامل نہ ہو سکا جس کا مجھے از حد افسوس ہے احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ مرحوم کیلئے دعائے مغفرت فرمائیں اور حتی الامکان نماز جنازہ غائب ادا فرمائیں۔ خاکسار نبیر احمد خان از بلاسپور ناس

ولادت - مکرم جناب صدیق امیر علی صاحب آف موگرال (کیرالہ) کو مورخہ ۲۵/۱۰/۱۹۵۹ء کو خدا تعالیٰ نے تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود کی صحت و سلامتی کے لئے اور خادم دین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔

نیز خاکسار ایک ہفتہ تک اپنڈے سائیٹس کی بیماری میں مبتلا رہا ہے جسکی وجہ سے کمزوری بہت ہو گئی ہے لہذا تمام بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار محمد عمر مالا باری متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

تصحیح - اخبار بدر مورخہ ۲۲/۱۰/۵۹ء میں محمد احمد صاحب نسیم درویش قادیان کے ہاں مورخہ ۷/۱۰/۵۹ء کو بچہ تولد ہونے کا اعلان شائع ہوا ہے یہ بچہ ماشاء اللہ ان کا تیسرا لڑکا ہے مگر غلطی سے دوسرا لکھا گیا احباب تصحیح فرمالیں۔

درخواست دعا - برادرم مکرم سید عبد السلام صاحب کنگی عرصہ دراز سے بعارضہ نمونیہ مبتلا ہیں تمام احباب سے عموماً اور درویشان قادیان سے خصوصاً مؤدبانہ ملتمس ہوں کہ ان کی جلد صحت یابی کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار رشید الدین کنگی سیل ٹیکس انسپکٹر۔

بشپ آف ناگپور رانچی میں

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ رانچی

چند روز ہوئے رانچی میں ناگپور کے بشپ محترم صادق صاحب تشریف لائے ہوئے تھے۔ ہمارے ایک معزز دوست نے بتایا کہ معلوم ہوا ہے کہ بشپ صاحب ایک مسلمان خاندان کے چشم و چراغ تھے جنہوں نے عیسائیت قبول کی۔ بہرحال بشپ صاحب سے ملاقات کے لئے وقت لیا گیا۔ اور دوسرے دن وقت مقررہ پر خان بہادر سید محی الدین احمد صاحب کی کار کے ذریعہ سے احمدی اور غیر احمدی احباب پر مشتمل ایک وفد گرجا پہنچا۔ اور بشپ صاحب سے ملاقی ہوا۔

صاحب موصوف نے بتایا کہ میرے والدین اعظم گڑھ کے باشندہ تھے والد اچھے کاشتکار تھے اور والدہ قرآن شریف کی حافظہ تھیں۔ انہوں نے اسلام سے ارتداد اختیار کر کے عیسائیت کو قبول کیا اور سارا خاندان عیسائیت میں مدغم ہو گیا۔

عدیم الفرصتی خاکسار نے گفتگو کا رخ اختلافی مسائل کی طرف پھیرنا چاہا لیکن بشپ صاحب نے معذرت کی کیونکہ اسی دن گرجا میں آپ کی ایک تقریر بھی تھی۔ اور تقریر کے بعد آپ کو واپس بھی اسی دن لوٹنا تھا۔ اس لئے آپ نے تنگیٔ وقت اور عدیم الفرصتی کی بناء پر اختلافی گفتگو سے احتراز کیا۔ تاہم بذریعہ خط و کتابت تبادلۂ خیالات جاری رکھنے پر آپ رضامند ہو گئے۔ جس کے مطابق ذیل میں پہلی چٹھی انہیں لکھی جا رہی ہے۔ اور یہ چٹھی آپ کی اس تقریر کے ایک حصہ کو لے کر لکھی گئی ہے جو گرجا میں ہوئی تھی۔ اور اس تقریر میں ملاقات کے بعد ہم لوگ بھی شریک ہوئے تھے۔ قارئین بدر کے ضیافت طبع کے لئے یہ چٹھی ذیل میں درج ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرم جناب بشپ صاحب آف ناگپور

تسلیم و آداب کے بعد گذارش ہے کہ آپ کے دوران قیام رانچی میں آپ سے ملاقات ہوئی تھی اور آپ نے تبادلۂ خیالات بذریعہ خط و کتابت جاری رکھنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ لہذا یہ چٹھی اسی ضمن میں لکھی جا رہی ہے۔

خلاصۂ تقریر آپ نے رانچی کے گرجا میں آخری دن جو تقریر بیان فرمائی تھی۔ اس میں آپ نے فرمایا تھا کہ ہر مذہب میں کسی نہ کسی رنگ میں حیات بعد الممات کا عقیدہ پایا جاتا ہے۔ یہود، مسلمان، عیسائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ دنیوی زندگی کے بعد دوسرے عالم میں ایک اخروی زندگی ہو گی۔ اور ہندو دستانی مذاہب تناسخ کی صورت میں اسی جہان میں حیات بعد الموت کے قائل ہیں۔ لیکن عیسائیت کے سوا کوئی مذہب اس کا عملی ثبوت پیش نہیں کر سکتا۔ کیونکہ "یسوع" یعنی یسوع مسیح صلیب پر مر کر اسی دنیا میں اسی جسم کے ساتھ دوبارہ زندہ ہو گئے اور آسمان پر چڑھ گئے۔ اور یہ ایسی چیز ہے کہ جس کی نظیر کوئی دوسرا مذہب پیش نہیں کر سکتا۔ مہاتما گاندھی جی کسی دشمن کے ہاتھ سے مارے گئے۔ آپ کے معتقدین نے پکار پکار کر کہا کہ "باپو جی" ایک مرتبہ آپ زندہ ہو کر ہمارے عزیز دلوں کو مطمئن کر دیں۔ لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ کیونکہ مر کر زندہ ہونا صرف اور صرف "یسوع" یعنی یسوع مسیح کے ساتھ خاص ہے۔ پس عیسائیت صرف تخیلات کی ہی دنیا نہیں بساتی بلکہ اپنے عقائد کا بے نظیر عملی ثبوت بھی پیش کرتی ہے۔

یہ وہ مسئلہ ہے جسے آپ نے بڑی تحدی کے ساتھ پیش کیا تھا۔ اس لئے ہم تبادلۂ خیالات کی ابتداء آپ کے اسی مایۂ ناز عقیدہ سے کرتے ہیں۔ لہذا سطور ذیل میں بطور اختصار آپ کے اسی عقیدہ کی بدلائل تردید کی جاتی ہے کہ:-

"یسوع مسیح مر کر دوبارہ زندہ ہو گئے"

مذاہب عالم عیسائیت کے سوا دنیا کا کوئی معروف مذہب ایسا نہیں ہے جو یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر کر دوبارہ اسی جسم کے ساتھ زندہ بھی ہو گئے تھے۔ تاریخی اعتبار سے عیسائیت کے ساتھ اسلام اور یہودیت کا گہرا تعلق ہے۔ لیکن یہود کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر مر تو ضرور گئے تھے لیکن اس کے بعد دوبارہ زندہ نہیں ہوئے تھے اور مسلمانوں کا کوئی فرقہ یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر کر دوبارہ زندہ ہو گئے تھے۔ لہذا آپ کے بیان کردہ عقیدہ کا ثبوت عیسائیت سے باہر کسی مذہب کی تاریخ میں تو قطعاً نہیں ملتا۔ باقی رہا تعلیم عیسائیت کا سوال سو اس کی رو سے بھی

یوناہ نبی کا نشان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا صلیب پر مر کر دوبارہ زندہ ہونا بالبداہت باطل ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہود کے فقیہوں اور فریسیوں کو محض طلب کرنے پر فرمایا تھا کہ:-

"اس زمانہ کے برے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں۔ مگر یوناہ نبی کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائے گا۔ جیسے یوناہ تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسے ہی ابن آدم تین رات دن زمین میں رہے گا۔" (متی ۱۲/۳۹)

یونس نبی مچھلی کے پیٹ میں زندہ داخل ہوا (یوناہ ۱/۱۷) اور وہ خدا کے حضور مچھلی کے پیٹ میں دعا مانگتا رہا کیونکہ پیٹ میں بھی وہ زندہ تھا (یوناہ ۲/۱ تا ۹) پھر وہ مچھلی کے پیٹ سے زندہ ہی خشکی پر اگل دیا گیا (یوناہ ۲/۱۰) پس حضرت مسیح کی یونس نبی سے اس نشان میں تب مشابہت ثابت ہوتی ہے جبکہ حضرت مسیح بھی زمین کے پیٹ یعنی قبر میں زندہ داخل ہوئے ہوں اور تین دن رات تک اس میں زندہ ہی رہے ہوں اور زندہ ہی قبر سے باہر آئے ہوں۔ اور یہ سب اسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ حضرت مسیح نے صلیب پر موت کا مزہ نہ چکھا ہو۔ محض بے ہوشی ہو گیا ہو اور بے ہوشی کے عالم میں ان تمام مراحل کو طے کر کے افاقہ ہونے پر قبر سے باہر نکل آیا ہو۔

پیلاطوس کی بیوی پیلاطوس جو اس وقت کا حاکم تھا اس کی بیوی نے خواب دیکھا کہ مسیح راستباز ہے اور اس کو تکلیف دینے سے ہم خود سخت تکلیف میں پڑ جائیں گے (متی ۲۷/۱۹) اس کے بعد جیسا کہ اناجیل سے ثابت ہوتا ہے پیلاطوس نے قدم قدم پر مسیح کو بچانے کی کوشش کی جیسا کہ لکھا ہے اور پیلاطوس اس کے چھوڑنے کی کوشش کرنے لگا (یوحنا ۱۹/۵) یہود نے مطالبہ کیا تھا کہ صلیب سے اتار کر مسیح کی ہڈیاں توڑی جائیں۔ لیکن مسیح کی ہڈیاں نہیں توڑی گئیں جبکہ ان کے ساتھ دو مصلوب ڈاکوؤں کی ہڈیاں توڑی گئیں (یوحنا ۱۹/۳۴) صلیب پر سے اتار لینے کے بعد سپاہی نے مسیح کی پسلی میں بھالا مارا تو فی الفور پسلی سے خون بہہ پڑا (یوحنا باب ۱۹) اس سے پتہ چلتا ہے کہ مسیح کو صلیبی موت سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص اہتمام کیا گیا تھا اور پیلاطوس نے بھی مسیح کو بچانے کے لئے اپنی پوری کوشش صرف کر دی تھی اور یہ بات ظاہر ہے کہ مردہ جسم سے فی الفور خون نہیں بہا کرتا۔

واقعہ صلیب اور دعا واقعہ صلیب پیش آنے پر مسیح نے نہایت منضرعانہ دعائیں کیں اور کہا کہ اے میرے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے (متی ۲۶/۳۹) ایلی ایلی لما سبقتنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا (یہ دعا صلیب کے اوپر کی) ان دعاؤں کے وقت یسوع نہایت غمگین اور بے قرار تھے۔ یہاں تک کہ مرنے کی نوبت پہنچ گئی (متی ۲۶/۳۸) اور سخت پریشانی اور دلسوزی سے دعا مانگتا تھا یہاں تک کہ پسینہ ٹپک رہا تھا (لوقا ۲۲/۴۴) بلکہ شاگردوں کو بھی جگا جگا کر دعائیں کرائیں (متی)

محترم بشپ صاحب۔ اگر یسوع کی یہ سب دعائیں قبول نہیں ہوئیں اور وہ صلیب سے بچائے نہیں گئے تو یقین کر لینا چاہیئے کہ پھر یسوع کی کوئی دعا بھی قبول نہیں ہوئی۔ کیونکہ مسیح کا اس عاجزی الحاح اور تضرع کے ساتھ مذکورہ دعا کے سوا کوئی دوسری دعا کرنا انجیل سے ثابت نہیں۔ لہذا اگر یہ دعا قبول نہیں ہوئی تو دوسری دعاؤں کی حقیقت معلوم

قبولیت دعا آیئے! ہم انجیل سے ہی آپ کو بتا دیں کہ مسیح کی دعائیں ضرور قبول ہوئیں اور وہ صلیبی موت سے بچائے گئے۔

"اور آسمان سے ایک فرشتہ اس کو دکھائی دیا وہ اسے تقویت دیتا تھا" (لوقا ۲۲/۴۳)

"اس نے اپنی بشریت کے دنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اسی سے دعائیں اور التجائیں کیں جو اس کی موت سے بچا سکتا تھا اور خدا ترسی کے سبب اس کی سنی گئی" (عبرانیوں ۵/۷)

پس انجیلوں سے ہی ثابت ہو گیا کہ مسیح کی منضرعانہ دعائیں سنی گئیں۔ لہذا آپ صلیبی موت سے بچائے گئے۔

مسیح ملعون نہ تھا حضرت مسیح کا دعوے تھا کہ وہ خدا کے پیارے رسول مسیح ہیں۔ لیکن یہودیوں نے حضرت مسیح کو صلیبی موت سے ہلاک کرنا چاہا تاکہ آپ نعوذ باللہ جھوٹے اور لعنتی ثابت ہوں کیونکہ بائیبل میں لکھا ہے کہ:-

"اور اگر کسی نے کچھ ایسا گناہ کیا ہو جس سے اس کا قتل واجب ہو اور وہ مارا جائے اور تو اسے درخت میں ٹانگے تو اس کی لاش رات بھر درخت پر لٹکی نہ رہے بلکہ تو اسی دن اس کو گاڑ دے۔ کیونکہ وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے خدا کا ملعون ہوتا ہے۔" (استثناء ۲۱/۲۲-۲۳)

ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

منقولات

مغربیت کی طرف

انگریز تو چلا گیا لیکن انگریزیت یا مغربیت اپنے پیچھے چھوڑ گیا۔ انگریز کے جانے کے بعد ہم پہلے سے بہت زیادہ مغرب زدہ ہو رہے ہیں۔ ہمارا کھانا پان، پیراہن اور طور طریقے سب مغربی ہو رہے ہیں۔ ہمارے سماج کا خوشحال طبقہ تو بے طرح مغرب کا دلدادہ و شیدا ہو رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مغربی تہذیب کی رو اس قدر زبردست ہے کہ اب روکے رک نہیں سکتا اور ایک بار تو ہم تباہ ہو رہیں گے۔ سچ پوچھو تو اسے روکنے والا کوئی نہیں۔ کوئی مذہبی جماعت اس کے خلاف آواز اٹھاتی ہے تو وہ نقار خانے میں طوطی کی آواز سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی ہماری گھریلو زندگی کا ڈھانچہ بدل رہا ہے۔

پہلے ہماری مسرتوں کا مرکز ہمارا پریوار تھا۔ ہم پریوار دن رات کے وقت اکٹھے ہوتا اور مل کر کھاتا اور وقت خوشی سے گذرتا۔ اب ہماری سماجی زندگی کے مرکز ہوٹل اور ریسٹوران ہوتے ہیں۔ اگر ہم کسی کی مہمان نوازی کرنا چاہیں تو گھر میں نہیں بلکہ کسی ہوٹل میں کرتے ہیں۔ ہمارا لباس نہایت تیزی سے بدل رہا ہے۔ دنیا کے دوسرے حصوں کی طرح ہندوستان بھی لباس کے لحاظ سے مغرب کی نقل کر رہا ہے مردوں کے لباس میں پتلون نمایاں جگہ لے رہی ہے۔ کانگرس سرکار کے وزیروں کو چھوڑ دو۔ وہ غریب تو اس وقت بھی چوڑی دار پاجامہ پر گذارہ کر لیتے ہیں۔ باقی سارا سٹاف پتلون پہن رہا ہے۔ اب چپڑاسی بھی پتلون پوش ہو رہے ہیں۔ بیوپاری ان کے ملازم۔ ہوٹلوں کے بیرے اور رسوئیے بھی پتلون استعمال کرتے ہیں۔ گھروں کے ملازم یعنی بیرے اور رسوئیے بھی پتلون پہننے لگے ہیں۔ یہ حالت شہروں کی ہے۔ دیہات ابھی تک متاثر نہیں ہوئے۔ لیکن چونکہ تعلیم پھیل رہی ہے۔ اس لئے دیہات کے نوجوان شہروں میں تعلیم حاصل کرنے کو آتے ہیں۔ وہ نئی روح سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ آپ کو بہت کم طلباء ملیں گے جو پتلون نہ پہنتے ہوں۔ دیویاں مغربی عورتوں کی نقل کرنے میں بہت تیز گام واقع ہوئی ہیں۔ میں کئی بار سوچتا ہوں کہ یہ کہاں تک اس کی نقل کریں گی۔ عریانی مغربی لباس کا نمایاں پہلو ہے۔ ہماری دیویوں کے لباس میں بہت حد تک عریانی آ چکی ہے۔ آج وہ اعضا ننگے رہتے ہیں۔ جن کا ننگا کرنا کسی وقت معیوب سمجھا جاتا تھا۔ پھر بھی ہماری دیویاں عریانی میں مغربی عورتوں کے معیار تک نہیں پہنچیں۔ جوں جوں اخلاق کا معیار گرتا جاتا ہے شہوانی جذبات زور پکڑتے جاتے ہیں۔ توں توں عورتوں کے اعضا ننگے ہوتے جاتے ہیں۔ چھاتی کا کافی حصہ ننگا رہنے لگا ہے۔ بانہیں ننگی ہو گئی ہیں۔ اب مغربی عورتوں کی طرح پیٹھ ننگی ہو رہی ہے۔ میں نے مغربی عورتوں کو صرف لنگوٹ یا انگیا میں ننگ دھڑنگ پھرتے دیکھا ہے۔ کیا ہماری دیویاں بھی وہاں تک پہنچیں گی؟ عجب نہیں کہ پہنچ جائیں۔ کیونکہ ان کے پتی خود یہ چاہتے ہیں کہ وہ میمیں بنیں کوئی وقت تھا۔ جبکہ دیویوں کے لئے تمباکو کا استعمال معیوب سمجھا جاتا تھا۔ اب وہ کھلے بندوں سگریٹ کا استعمال کرتی ہیں۔ سگریٹ پر کیا موقوف ہے وہ شراب تک کا شغل فرماتی ہیں اور ان کے پتی ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔

بمبئی میں پریم آہوجہ کے قتل نے ہمارے سماجک جیون کے گھناؤنے پہلو پر گہری روشنی ڈالی ہے بمبئی ایک کاسموپالیٹن شہر ہے وہاں ودیشی بھی لاکھوں کی تعداد میں آباد ہیں ہندوستان کا پھاٹک ہونے سے ودیشی سب سے پہلے بمبئی آتے ہیں۔ وہاں کے لوگ بھی اکثر ودیش جاتے رہتے ہیں۔ وہ مغربی طریقوں اور طرز معاشرت سے زیادہ متاثر ہیں۔ دوران مقدمہ ایک پولیس افسر نے جس نے پریم آہوجہ کے قتل کے بعد اسکے مکان کی تلاشی لی تھی۔ تمام خفیہ چٹھیاں عدالت میں پیش کیں جو مختلف لڑکیوں نے پریم آہوجہ کو لکھی تھیں۔ اس پولیس افسر نے یہ بھی کہا کہ اور بھی چٹھیاں تھیں لیکن میں نے سب کو اپنے قبضہ میں لینے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ ہماری دیویاں اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ ان میں کچھ ایسی ہیں جو ناول پڑھ کر اپنا وقت گزارتی ہیں سینما دیکھتی ہیں اور ہوٹلوں میں جاتی ہیں۔ وہ نوجوانوں سے دوستانہ تعلقات پیدا کرنے میں بھی مغربی عورتوں کی نقل کرتی ہیں اور ان کا شکار ہو جاتی ہیں۔ نوجوانوں کا ایک طبقہ ایسا ہے جس کا ایک مات شغل بھولی بھالی لڑکیوں کو پھنسانا ہے جو نوجوان لڑکیوں سے ناجائز تعلقات پیدا کرتے ہیں وہ بھول جاتے ہیں کہ ان کی بہنیں بھی ہیں جو دوسرے نوجوانوں کے دام میں آ سکتی ہیں

اور حالات کا سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ہماری راشٹریہ سرکار اس طرف سے بالکل لاپرواہ ہے۔ سماجک جیون تباہ ہو رہا ہے۔ اخلاق کی سب دیواریں گر رہی ہیں۔ کوئی کسر رہ گئی تھی تو سرکار کے برتھ کنٹرول کلینک اسے پورا کر رہے ہیں ایک لحاظ سے روم جل رہا ہے اور نیرو چین کی بنسری بجا رہا ہے۔ پہلے وقتوں میں کسی بھلے پرش نے کہا تھا۔ دھن گیا تو سمجھو کچھ نہیں گیا۔ یہ ہاتھ کی میل ہے۔ جا سکتا ہے صحت گئی تو سمجھو کہ ہو سکتا ہے کہ جو صحت جا چکی ہے وہ واپس نہ لوٹے لیکن اگر کیریکٹر گیا تو سمجھو سب کچھ گیا۔ لیکن ہماری سرکار نئے وقتوں کی بات سمجھتی ہے (کرشن)

(پرتاپ جالندھر مورخہ ۲۵/۱۰/۵۹)

اردو کا رشتہ اسلام سے

ازپنڈت امرناتھ ودیا النکار

۱۷ اکتوبر کے روزنامہ "پرتاپ جالندھر" میں پوجیہ مہاشہ کرشن جی نے ایک مضمون بعنوان "زبان کا رشتہ مذہب سے" لکھا ہے اس مضمون کی شروعات اس فقرہ سے کی ہے "ہر زبان کسی نہ کسی مذہب سے وابستہ و متاثر ہے" آگے چل کر اس مضمون میں انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہر زبان کا تعلق اپنے اپنے مذہب سے ہے۔ لہٰذا مذہبی لحاظ سے ایک مذہب والا شخص دوسرے مذہب سے تعلق رکھنے والی زبان کو اپنا نہیں سکتا۔ شری مہاشہ جی کے اس مضمون کے منطق کو اگر گہرائی سے سمجھا جائے تو اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اردو مسلمانوں کی زبان۔ پنجابی سکھوں کی زبان اور ہندی ہندوؤں کی زبان ہے۔ شری پوجیہ مہاشہ جی ایک تجربہ کار۔ قابل ترین اور پرانے اخبار نویس ہیں۔ اسلئے ہو سکتا ہے کہ میں ان کے مضمون کی گہری منطق کو سمجھنے سے قاصر رہا ہوں۔ مگر مضمون پڑھ کر جو اثر میرے دماغ پر پڑا ہے اس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ مضمون پڑھ کر ناظرین پر بھی ایسا ہی اثر پڑا ہوگا۔

اگر شری مہاشہ جی کے مضمون سے ان کا یہ منشا اخذ کرنا درست ہو تو میں بڑے ادب سے کہوں گا کہ انہوں نے زبان کے متعلق نہایت خطرناک اور غلط پوزیشن اختیار کی ہے۔ بالفرض اگر یہ مان لیا جائے کہ زبان کا مذہب سے ایک اٹوٹ رشتہ ہے تو یہ ماننا پڑے گا کہ کسی شخص کے لئے کوئی مذہب اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ اس مذہب سے وابستہ زبان بھی اختیار کرنی پڑے گی یعنی اگر یہ مان لیا جائے ہندی ہندوؤں کی زبان ہے تو ہندو رہنے کے لئے بھارت کے تمام بنگالیوں۔ مراٹھوں گجراتیوں اور دکنی ہند کے رہنے والوں کے لئے نہ صرف ہندی سیکھنا لازم ہوگا۔ بلکہ ہندی کا استعمال بھی لازمی ہوگا۔ اگر کوئی شخص عرب انگلستان۔ چین یا روس۔ آریہ سماج کے مذہبی اصول اختیار کرنا چاہے تو اسے اپنی مادری زبان چھوڑ کر سنسکرت اور ہندی کو اپنی زبان بنانا پڑے گا۔ اردو کا رشتہ اسلام سے جوڑا گیا ہے۔ لیکن اس واقعہ کا خود شری مہاشہ جی اپنے مضامین میں اکثر ذکر کر چکے ہیں۔ کہ پاکستان کے بنگالی۔ سندھی اور سرحدی صوبہ کے مسلمان بیک آواز اردو کو اپنی زبان تسلیم کرنے کے لئے راضی نہیں۔ عیسائیوں کی بنیادی مذہبی زبان ہیبرو تھی۔ مگر تمام یورپین ممالک۔ عیسائی انجیل کو ہیبرو میں نہ پڑھ کر اپنی اپنی قومی زبان میں ترجموں کی شکل میں پڑھتے ہیں اور روم کے پوپ کے دربار میں رومن بہ عرصہ دراز سے رائج ہے ہیبرو نہیں۔ مسلمانوں کی مذہبی زبان عربی ہے۔ لیکن مسلمان حکمران ہندوستان میں فارسی کا استعمال کرتے رہے اور [illegible] میں اردو کی پرورش کرتے رہے۔

یہ ٹھیک ہے کہ مذہبی خیالات کے ساتھ ساتھ مذہبی زبان کے الفاظ و محاورے لوگ اپنی اپنی زبانوں میں داخل کر لیتے ہیں۔ لیکن اس طرح تو الفاظ کو دوسرے شعبوں مثلاً تجارتی اور سائنٹیفک وغیرہ اداروں میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ زبان کسی مذہب کے ساتھ وابستہ ہو گئی۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ زبانیں مذاہب سے وابستہ ہیں تو ہمیں ماننا پڑے گا کہ مذہبوں کے اختلافات تو رہتے ہی ہیں مگر زبانوں کو مذہب سے وابستہ کرنے سے یہ اختلافات اتنے دشوار ہو جائیں گے کہ جن پیچ در پیچ والے راستوں سے نکلنا ناممکن ہو جائے گا۔ ۔ ۔ ۔

ہندوستان متعدد زبانوں کا ملک ہے۔ چودہ زبانوں کو قوم کی زبان مانا گیا ہے۔ ہر ہندوستانی کو ان تمام چودہ زبانوں سے اپنی وابستگی پیدا کرنا ہندوستان سے وابستگی پیدا کرنا ہے۔ جو لوگ ہندوستان کے ہر ذرہ کو اپنے وطن کا عنصر مانتے ہیں۔ وہ ہندوستان کی زبان یا مذہب یا تمدن کو غیر نہیں مان سکتے۔ وطن پرستی کا یہی تقاضا ہے کہ وطن میں پھولنے پھلنے والی ہر وہ چیز جو عوام کے استعمال میں آتی ہے۔ ہمیں پیاری ہے۔ ہندوستان کی وحدت اسی صورت میں قائم رہ سکتی ہے کہ ہماری نظریں ہندوستان کے اختلافات سے ہٹ کر ان اختلافات کی بنیادوں میں ہندوستانیت کی وحدانیت کو تلاش کر سکیں۔

(پرتاپ جالندھر ۲۸/۱۰/۵۹)

جنگلی گائے کے کارنامے

مقامی ہندی ماہنامہ "سریتا" میں ان کسانوں سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے جن کی فصلوں کو جنگلی گائے اور بندر خراب کرتے اور انہیں کنگال بنا دیتے ہیں مضمون میں گائے کی پوجا پر بڑی لے دے کی گئی کیونکہ اس کی وجہ سے انسانوں کا خون بہا دیا جاتا ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ کسان ان جنگلی گایوں اور بندروں سے عاجز آ گئے ہیں۔ مگر بعض قسم کے لوگ انہیں ہلاک نہیں کرنے دیتے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اگر جنگلی گایوں اور بندروں سے فصلوں کو نقصان ہو تو گئو بھگتوں پر ٹیکس لگا کر اس کی تلافی کی جائے۔ اور کسانوں کو اس کا معاوضہ دیا جائے۔ ہمارے خیال میں یہ تجویز بہت معقول ہے۔ جہاں دو چار دفعہ گئو بھگتوں سے نقصان کا معاوضہ وصول کیا گیا وہ کسانوں کی ہمنوائی پر آمادہ ہو جائیں گے اور جنگلی جانوروں کی حمایت سے ہاتھ اٹھا بیٹھیں گے۔ مگر اصل مسئلہ اس تجویز سے بھی حل نہیں ہوتا۔ کسانوں کو نقصان کا معاوضہ مل سکتا ہے مگر فصلوں کو بربادی سے نہیں بچایا جا سکتا۔ ہمیں غلہ کی ضرورت ہے۔ جب غلہ ہی برباد ہو گیا تو اس کی تلافی کس طرح ہو گی۔ گئو بھگتوں سے نقصان کا معاوضہ وصول کرنے کی صورت میں اگر جانوروں کو ہلاک کرنے کی صورت نکل آئی تو پورا مقصد حاصل ہو جائے گا مگر کیا حکومت اس تجویز پر عمل کرے گی (الجمعیۃ دہلی ۵/۱۱/۵۹)

محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ سید غلام ابراہیم صاحب کا انتقال پُرملال

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

محترم سید غلام ابراہیم صاحب کمپونڈر کمنڈر اپاڑہ ہاسپٹل کی بڑی ہمشیرہ محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ کا اچانک کمندر اپاڑہ (اڑیسہ) میں انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ اپنی بھتیجی کی شادی میں شرکت کے لئے سونگڑہ سے کمندر اپاڑہ تشریف لائی ہوئی تھیں۔ مورخہ ۱۹/۹/۵۹ بروز سوموار حسب عادت صبح چار بجے رفع حاجت وغیرہ کے لئے باہر تشریف لے گئیں۔ قریب ہی ایک تالاب ہے۔ اغلباً استنجاء کی غرض سے وہاں گئیں تو اندھیرا ہونے کی وجہ سے پاؤں پھسل گیا اور پانی میں ڈوب کر شہید ہو گئیں۔

میں بھی شادی کی تقریب میں شرکت کے لئے کمندر اپاڑہ گیا ہوا تھا اور ۱۹/۹/۵۹ کو ہماری مسدانگی کا پروگرام تھا۔ صبح کی نماز پڑھ کر ہم لوگ بیٹھے تھے کہ اچانک سید غلام ابراہیم کے بچوں کے چلانے کی آواز آئی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس قسم کا حادثہ ہو گیا ہے۔ جائے وارادت پر پہنچ کر انہیں اٹھایا اور اس خیال سے کہ شاید ابھی زندگی باقی ہو اور علاج کرنے سے حالت ٹھیک ہو جائے ہاسپٹل میں انجیکشن وغیرہ دیا گیا لیکن بے سود ثابت ہوا۔ کیونکہ ان کی قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ مرحومہ کو اسی روز کمندر اپاڑہ میں ہی دفن کیا گیا۔ اس دن صبح سے ہی بارش شروع تھی اور شام تک لگاتار موسلا دھار بارش ہوتی رہی۔ بارش میں ہی تجہیز وتکفین کا انتظام کیا گیا۔ بارش میں ہی قبر کھودی گئی۔ اور بارش میں ہی مرحومہ کو سپرد خاک کیا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ مرحومہ نہایت ہی نیک اور سادہ مزاج تھیں۔ زندگی میں کبھی اپنی زبان سے کسی کو سخت لفظ بھی نہیں کہا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور محترم سید غلام ابراہیم صاحب اور دیگر عزیز ان ولواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ وفات کے وقت مرحومہ کی عمر ستر سال تھی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک لڑکا اور ایک لڑکی اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

خاکسار بشیر احمد انچارج مبلغ حلقہ اڑیسہ

بشپ آف ناگپور رانچی میں

(بقیہ صفحہ ۹)

ملعون نہیں تھے اسلئے آپ صلیبی موت سے بچائے گئے کیونکہ بائیبل کی رُو سے پھانسی کے ذریعہ سے مارا جانے والا فرد کا ملعون ہوتا ہے اور لفظ ملعون اور لعنت بذات خود ایسے معنے رکھتا ہے کہ یہ لفظ ہرگز کسی پاکباز انسان کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا اسی لئے لکھا ہے کہ

"پس میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو کوئی خدا کی رُوح کی ہدایت سے بولتا ہے وہ نہیں کہتا کہ یسوع ملعون ہے" (۱ کرنتھیوں ۱۲/۳)

مقام غور ہے کہ آج کون ہے جو بائیبل کے مندرجہ بالا حوالہ جات کے مطابق مسیح کو صلیبی موت سے بری ثابت کر کے خدا کی رُوح کی ہدایت سے بولتا ہے اور کون زندہ ہے جو بائیبل کو سب کتابوں سے افضل مان کر بھی اسکی تحریرات کو نظر انداز کر کے مسیح کو ملعون قرار دینے کی ناکام کوشش کر رہا ہے

پس ان تمام دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر مر کر دوبارہ زندہ نہیں ہوئے تھے۔ لہذا آسمان پر جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

امید ہے کہ آپ حسب وعدہ ایک ماہ کے اندر اندر اس چٹھی کا جواب دے کر فرض شناسی کا ثبوت دینگے۔

خاکسار قریشی عبدالحق فضل "آشیانہ" رانچی

جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب

بتاریخ ۵ر نومبر ۱۹۵۹ء

نظارت ہذا کی طرف سے جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مورخہ ۵ر نومبر ۱۹۵۹ء کو ہندوستان میں جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب منایا جائے اس جلسہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی قدیم روایات کے مطابق مختلف مذاہب کے پیشواؤں کی سیرت وسوانح عوام کے سامنے ایک ہی سٹیج (stage) پر بیان کی جائیگی اور اس طرح باہمی اتحاد واتفاق کیلئے مناسب فضا پیدا ہو سکے گی اس موقعہ پر غیر مسلم مقررین کا بھی انتظام کیا جانا چاہیئے امید ہے کہ ہندوستان کی جملہ احمدی جماعتیں مورخہ ۵ر نومبر ۱۹۵۹ء کو یہ جلسہ اپنی مقامی جماعت وسیع پیمانے پر منائینگی اور اسکے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دینگی۔ اللہ تعالیٰ آپکے ساتھ ہو آمین

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

ضرورت رشتہ

جنوبی ہند کے ایک احمدی مغل خاندان کے نوجوان کے لئے جو انجینئرنگ لائن میں تاجر ہے نیک تعلیم یافتہ ۱۶/۱۸ سالہ رشتہ کی ضرورت ہے۔

تمام خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر قادیان کی جاوے

نیک نمونہ

فاستبقوا الخیرات

چندہ چار دیواری بہشتی مقبرہ ولحقہ باغ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مندرجہ بالا تحریک میں جن دوستوں نے نقد ادائیگی اور وعدہ جات کئے تھے۔ ان کے نام قبل ازیں اخبار "بدر" مورخہ ۲۲/۱/۵۹ اور اس سے قبل بغرض دعا شائع کئے جا چکے ہیں۔ اس کے بعد دوستوں کی طرف سے اس بابرکت تحریک میں نقد وصولی یا وعدوں کی اطلاع ملی ہے ان کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جملہ حصہ لینے والے احباب کو دین ودنیا میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

نظارت ہذا کی انفرادی تحریک کے نتیجہ میں ابھی متعدد دوستوں کی طرف سے وعدوں اور وصولی کا انتظار ہے۔ امید ہے کہ مخلصین جماعت جلد توجہ فرما کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں گے۔

نمبر شمار	اسماء	عطیہ	تفصیل
۱	مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ	۲۰۰۰/-	وعدہ
۲	" سیٹھ محمد عبدالحی صاحب یادگیر	۱۲۲/-	"
۳	" سیٹھ محمد الیاس صاحب "	۱۲۶/-	"
۴	" محمد عثمان صاحب پرنس "	۱۲۵/-	"
۵	" غلام حسین صاحب جوازی "	۱۰۰/-	"
۶	" رحمت اللہ صاحب غوری "	۱۰۰/-	"
۷	" محمد اسماعیل صاحب " "	۱۰۰/-	"
۸	" نعمت اللہ صاحب " "	۱۰۰/-	"
۹	لجنہ اماء اللہ "	۱۰۰/-	"
۱۰	متفرق ممبران جماعت احمدیہ "	۲۱/-	"
۱۱	مجلس خدام الاحمدیہ "	۱۰۰/-	"
۱۲	بیگم صاحبہ سیٹھ محمد الیاس صاحب "	۱۰/-	"
۱۳	" رحمت اللہ صاحب غوری "	۱۰/-	"
۱۴	" حضرت شیخ حسن صاحب مرحوم	۱۰/-	"
۱۵	" شرافت احمد خان صاحب ایڈووکیٹ کٹک	۱۰۰/-	"

جماعت احمدیہ کے لٹریچر کی مقبولیت

ایک غیر احمدی دوست K. Sayed Abdur Razakh No 4 Ibrahim Park. ST. Tirinchey 8 (S.I) کے مکتوب محررہ ۲۴-۹-۵۹ بنام ناظر دعوت وتبلیغ کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

"پیارے حضرت۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

آپ کی ارسال کردہ کتب ملیں جن کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں آپ کے ان نیک کاموں کا۔ جن کے ذریعہ مسلمانوں کو صحیح معنوں میں مسلمان بنایا جا رہا ہے۔ بہت مداح ہوں۔ کیونکہ آج کل کے مسلمان اپنے فرائض دینی کو فراموش کر کے غیر اقوام کی پیروی کرنے لگے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ کی کتابیں ہماری صحیح راہنمائی کر کے اچھے مسلمان بنا سکیں گی۔

آپ کی کتابوں کے مطالعہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے کامل ایمان کا نور میرے دل میں روشن ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی میری اور تمام جہان کے مسلمانوں کی مدد فرمائے۔

میں آپ کا بیحد شکریہ ادا کروں گا اگر آپ مجھے اسی قسم کی مزید کتب ولٹریچر بھجوا سکیں گے۔"

آپ کا مخلص

کے۔ سید عبدالرزاق۔

خبریں

نئی دہلی یکم نومبر۔ وزیر اعظم شری نہرو نے آج یہاں ایک بھاری پبلک جلسے میں اعلان کیا کہ آج دیش کے سامنے سب سے بڑا سوال چین سے ملنے والی سرحدوں کا سوال ہے۔ اور بھارت یقیناً اپنے علاقہ اور اپنی آزادی کی حفاظت کرے گا۔ میں سردست تفصیلی طور پر تو یہ نہیں بتا سکتا کہ دیش کی سرحدوں کی حفاظت کے لئے فوجی یا دیگر کیا اقدام کئے گئے ہیں۔ لیکن اگر کوئی یہ سمجھے کہ بھارت کے پاس اپنی حفاظت کے لئے مناسب فوجی طاقت نہیں تو یہ اُس کا احمق پن ہوگا۔ اُنہوں نے کہا کہ سرحدوں پر جو واقعات ہوئے ہیں اُن سے بھارتی عوام میں صرف غصہ اور تشویش کی لہر نہیں پھیلی بلکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جارحانہ کارروائی ہی نہیں بلکہ اُن کے قومی وقار کو ایک چیلنج ہے۔ اس وقت جب بھارت کی آزادی اور سرحدوں کے لئے خطرہ پیدا ہو رہا ہے۔ کسی کو کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہیئے جس سے ملک میں بے چینی بڑھے۔ اس سلسلہ میں اُنہوں نے بعض اخبارات کا ذکر کیا۔ کہ کئی اخبار فوجی کمزوری کا جو پرچار کر رہے ہیں میں اُسے پسند نہیں کرتا۔ زیادہ شور وغوغا طاقت کی نشانی نہیں بلکہ کمزوری اور بے چینی کی نشانی ہے۔ اس وقت ملک کو خطرہ کھڑا ہوا ہے اور یہ وقت لوگوں میں خوف اور کمزوری پیدا کرنے کا نہیں۔

برلن (مغربی جرمنی) یکم نومبر۔ آج مغربی جرمنی سرکار نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ۔ برطانیہ فرانس اور مغربی جرمنی کے لیڈروں کی جو کانفرنس پیرس میں ۱۹ دسمبر سے شروع ہوگی۔

سرینگر یکم نومبر۔ گزشتہ ۲۱ اکتوبر کو لداخ میں چینیوں کی فائرنگ سے زخمی ہونے والے چار بھارتی سپاہیوں کو چشول سے بذریعہ ہوائی جہاز سرینگر پہنچا دیا گیا ہے۔ اور اس وقت وہ سرینگر کے فوجی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

نئی دہلی۔ یکم نومبر۔ بھارت کے سابق کمانڈر انچیف جنرل کریاپا نے آج یہاں کہا کہ اگر آسام کے علاقہ نیفہ اور لداخ میں بھارتی سرزمین پر قابض چینی فوجوں کو نکالنے کے لئے فوری اقدام نہ کئے گئے تو بعد ازاں اُنہیں وہاں سے نکالنا سو گنا زیادہ مشکل ہو جائے گا اور جنگ بن جائے گا۔ اُنہوں نے ایک انٹرویو میں کہا کہ بھارت کی طرف سے تاخیر اور ہچکچاہٹ کے سبب چینیوں کے حوصلے بڑھ جاتے ہیں۔ اور اُنہیں ہمارے علاقہ پر زیادہ سے زیادہ دعوے کرنے اور ہماری سرحدوں کے پار مزید فوجیں بھیجنے کی شہہ ملتی ہے۔ چین کی جارحانہ کارروائی بلاشبہ سنگین سیاسی پیچیدگیوں کی حامل ہے۔ لیکن میرے لئے بطور ایک سپاہی کے یہ فوجی پیچیدگیاں بھی رکھتی ہے۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ ان دونوں کو الگ کیا جا سکتا ہے۔ عدم تشدد اور سچائی کی پالیسی قائم رکھتے ہوئے بھارت نے جتنا صبر دکھایا ہے۔ اتنا صبر بیشتر ممالک اس طرح کے حالات میں کبھی نہ دکھاتے۔ افسوس کی بات ہے کہ چین نے بھارت کے باوقار اور شائستہ بھاشا میں لکھے نرم احتجاجوں کا جواب ٹھکرا اور چپت سے دیا ہے۔ پنچ شیل رہے یا نہ رہے۔ عدم تشدد ہو یا نہ ہو ہمیں مردبنا اور دلیری اور مضبوطی کے ساتھ کارروائی کرنا ہے۔ ہماری سرزمین پر قابض چینی فوجوں کو ہر حالت میں پیچھے دھکیلے جانا چاہیئے۔ ہمارے دیش کا وقار پر ہے اور جلدی ہی تو سیاسی وابستگی کے ہر بھارتی باشندہ بڑی سے بڑی قربانی کر سکتا ہے۔ اگر چینی ہمیں جنگ کے لئے مجبور کرتے ہیں تو ہمیں جنگ کرلینی چاہیئے۔ اور اس صورت میں ہم کروڑ باشندے حکومت کی پشت پر ہوں گے۔ مجھے امید ہے کہ مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ہمیں جنگ کرنی پڑے گی۔ لیکن بھارت اپنے علاقہ کی حفاظت کے لئے جو بھی اقدام کریگا اسکے لئے دنیا کے عوام اسے قصوروار نہیں ٹھہرائیں گے۔ برعکس اس کے کہ ہم انکی سوجھ بوجھ اور تعاون پر انحصار رکھ سکتے ہیں بموت والی کو سنگین قرار دیتے ہوئے جنرل کریاپا نے کہا کہ ہمیں اپنی سرحدوں کی حفاظت کیلئے محض نرم کاغذی پروٹسٹوں پر انحصار نہ رکھنا چاہیئے۔ بلکہ بھارت کو ہر اس جگہ فوج بھیجنی چاہیئے۔ جہاں چینیوں نے فوج بھیج رکھی ہے اس کے علاوہ ہمیں سرحد کے ساتھ ہر اس مقام پر فوج بھیجنی چاہیئے جو کہ بھارت میں داخلہ کے لئے امکانی راستے بن سکتے ہیں۔ انہوں نے تجویز کیا کہ شمالی سرحد پر ہوائی اڈے استعمال نہیں کئے جا رہے ہیں۔ انہیں استعمال میں فوراً لانا چاہیئے۔ ہمیں زمین اور فضا میں کچھ فوجی سرگرمی دکھانی چاہیئے۔ ہماری طرف سے کوئی عملی کارروائی نہ ہونے کے سبب دیش بے چین ہو رہا ہے۔ ہمیں سردیاں شروع ہونے سے پہلے کلیدی مقامات پر فوجیں تعینات کر دینی چاہئیں وقت کہیں ضائع کئے جانے کی کوئی گنجائش نہیں۔ جنرل کریاپا نے پھر اس تجویز کا اعادہ کیا کہ بھارت اور پاکستان کو برصغیر کی مل کر حفاظت کرنے کے لئے کوئی سمجھوتہ کر لینا چاہیئے۔ اور کہا کہ بھارت اور پاکستان کا دفاعی مسئلہ ایک جیسا ہے اگر ہم کشمیر کا مسئلہ طے کر لیں تو ہم باہر کی طرف سے جارحانہ کارروائی کے مقابلہ کے لئے زیادہ فوج بھیج سکیں گے باقی خطرہ بھارت کو ہی نہیں بلکہ پاکستان کی سرحدوں کو بھی خطرہ ہے۔ چین نے بھارت اور پاکستان کی مشترکہ دفاع کے لئے جو تجویز پیش کی ہے وہ بھارت کی کسی معاہدے میں شامل نہ ہونے کی پالیسی کے منافی نہیں۔ (پرتاپ ۲۔۱۱۔۵۹)

نئی دہلی یکم نومبر۔ پتہ چلا ہے کہ بھارت سرکار نے لداخ سرحد پر نئی چوکیوں کا سلسلہ قائم کرنے کے اقدامات کئے ہیں جنکا انتظام فوج کے ہاتھ ہوگا۔ فوج موجودہ چوکیوں کا انتظام بھی مرکزی ریزرو پولیس اور

پاکستان کا ویزا حاصل کرنے والے دوستوں کیلئے ضروری اعلان

بعض احمدی دوستوں نے جو ہندوستان کے مختلف علاقہ جات میں مقیم ہیں اس بارہ میں دریافت کیا ہے لہٰذا ایسے دوستوں کی سہولت کے لئے اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ پاکستان کے ہائی کمشنر صاحب مقیم دہلی کے پتہ پر مبلغ ڈیڑھ روپیہ صرف ۱.۵۰ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ اور کوپن پر رقم بھجوانے کی غرض اور اپنا مفصل پتہ صاف صاف الفاظ میں نوٹ کر دیں تو تین عدد فارم ویزا ان کو بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک مل جاویں گے۔ اسکے بعد فارم ویزا پُر کر لئے جاویں اور تین عدد فوٹو چسپاں کر کے نیز دو روپے کے پوسٹل آرڈر ساتھ لگا کر معہ پاسپورٹ بعیفہ رجسٹری دوبارہ اسی پتہ پر بھجوا دیں۔ تو چند یوم کے اندر اندر ان کو ویزا معہ پاسپورٹ مل جائے گا۔ چونکہ ہندوستان کے مختلف صوبہ جات میں مقیم احمدی احباب جلسہ سالانہ ربوہ میں شامل ہونے کے لئے ویزا حاصل کرنے میں مشکل محسوس کر رہے ہیں۔ لہٰذا ایسے دوستوں کی سہولت کے لئے یہ اطلاع دی جا رہی ہے

نوٹ:۔ پوسٹل آرڈر کی خانہ پُری کر دی جائے۔ اس کی پشت پر اپنا پورا پتہ بھی درج کر دیا جائے لیکن اس کو کراس نہ کیا جائے۔

ناظر امور عامہ قادیان

قادیان میں جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں سالانہ جلسہ

بتاریخ ۱۵-۱۶-۱۷ دسمبر ۱۹۵۹ء

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۶۸ واں سالانہ جلسہ ۱۵-۱۶-۱۷ دسمبر ۱۹۵۹ء کو منعقد ہوگا۔ جملہ امراء۔ پریذیڈنٹ صاحبان و مبلغین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ اس کی اطلاع جماعتوں کو پہنچا کر ابھی سے تحریک کرنا شروع کر دیں کہ زیادہ سے زیادہ دوست اس روحانی اجتماع میں شمولیت و استفادہ کیلئے قادیان تشریف لائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان